سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2014

سوموار،22۔دسمبر2014

(یوم الاثنین،29۔صفرالمظفر1436ھ)

سولھویں اسمبلی: گیارھواں اجلاس

جلد 11: شمارہ 9

577

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 22۔دسمبر 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

امن وامان کی صورتحال پر عام بحث

ایک وزیر امن وامان کی صورتحال پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

579

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا گیارہواں اجلاس

سوموار، 22۔دسمبر 2014

(یوم الاثنین، 29۔صفر المظفر 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 55 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ
الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ
تُوعَدُونَ ﴿٣٠﴾ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ
وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ﴿٣١﴾
نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ﴿٣٢﴾

سُوۡرَۃُ حٰمٓ السجدۃ آیات 30 تا 32

جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر وہ اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اُتریں گے (اور کہیں گے) کہ نہ خوف کرو اور نہ غمناک ہو اور بہشت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا خوشی مناؤ(30) ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی (تمہارے رفیق ہیں) اور وہاں جس (نعمت) کو تمہارا جی چاہے گا تم کو ملے گی اور جو چیز طلب کرو گے تمہارے لئے (موجود ہوگی)(31) (یہ) بخشنے والے مہربان کی طرف سے مہمانی ہے(32)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دے بہم لی حیرات ماحول لو   ہم لو درکار ہے روسی یا بی
ایک سیریں بھلک ایک لوری ڈھلک   ح و تاریک ہے زندلی یا بی
اے لوید مسیحا یری وم کا   حال یسی لی بھیڑوں سے ابتر ہوا
اس کے لمزور اور بے ہنر ہاتھ سے   پسین لی چرح نے برتری یا بی
کام ہم نے رلھا صرف اذکار سے   یری یم اپنالی اغیار نے
حستر میں منہ دلھائیں کے یسے بھے   ہم سے، نالردہ کار اسی یا بی

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ سکولز ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 655 محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔جی،بتایا گیا ہے کہ وہ ملک سے باہر ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 695 ملک احمد یار ہنجرا صاحب کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ زیب النساء اعوان صاحبہ کا ہے۔سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر!سوال نمبر 1065 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد:گورنمنٹ گرلز ہائی سکول میں سہولیات کی فراہمی کی تفصیلات

*1065: **محترمہ زیب النساء اعوان:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 69/ر۔ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کی عمارت کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کلاس اوّل تا پنجم کی طالبات کے لئے کمرے اور فرنیچر،پنکھے وغیرہ نہ ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پینے کا صاف پانی اور باتھ روم کی سہولیات بھی نہ ہیں؟

(د) متذکرہ سکول میں سائنس لیبارٹری کے لئے کتنے کمرے مختص کئے گئے ہیں نیز لیبارٹری میں کیا طالبات کے لئے پریکٹیکل کی تمام سہولیات میسر ہیں تو تفصیل سے بیان کریں؟

(ہ) متذکرہ سکول میں حکومت missing facilities کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے،اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول69/ر۔ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کی عمارت آٹھ کمروں پر مشتمل ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔مذکورہ سکول میں کلاس اوّل تا پنجم کی طالبات کے لئے کمرے، فرنیچر اور پنکھے وغیرہ موجود ہیں۔

(ج) درست نہ ہے۔مذکورہ سکول میں پینے کا صاف پانی اور باتھ روم کی سہولیات موجود ہیں۔

(د) مذکورہ سکول میں باقاعدہ طور پر سائنس لیبارٹری موجود نہ ہے البتہ وقتی طور پر ایک کمرے کو پریکٹیکل کے لئے مختص کیا گیا ہے جس میں طالبات کو پریکٹیکل کروائے جاتے ہیں۔ سامان کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مذکورہ سکول میں سائنس لیبارٹری کی ضرورت ہے۔ای ڈی او (F&P) فیصل آباد کو گرانٹ کی منظوری کے لئے لیٹر نمبر 24/P&D/8889 مورخہ 02-09-2013 لکھا گیا ہے۔ (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔فنڈز موصول ہونے پر سائنس لیبارٹری کی تعمیر کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ب) میں جو جواب دیا ہے وہ درست نہ ہے۔ سکول میں لیبارٹری کی عمارت بالکل نہ ہے، آٹھ کمرہ جات کی سخت کمی ہے اور سخت سردی کے موسم میں طالبات باہر بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتی ہیں۔ محترم وزیر ہاؤسنگ یہ بتا دیں کہ یہ عمارت کب تک تعمیر کی جائے گی؟

جناب سپیکر: کون سے وزیر بتائیں؟

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! وزیر ہاؤسنگ کیونکہ عمارت کی تعمیر ان کے محکمے نے کرنی ہے۔

جناب سپیکر: کیا میں تعلیم سے متعلقہ سوالات پوچھ رہا ہوں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! محترمہ نے جو سوال پوچھا تھا تو اس سکول میں already آٹھ کمرے ہیں اور سکول میں جو missing facilities تھیں وہ پچھلے سال اور اس سال

سارا سامان فراہم کیا گیا ہے لیکن مزید جو کمروں کی تعمیر ہے جہاں سے جتنی ڈیمانڈ generate ہوتی ہے ہم اس حساب سے پوری کر رہے ہیں۔ باقی مجھے محترمہ کے سوال کی سمجھ نہیں آئی کہ یہ کیا چاہ رہی ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ بتائیں کہ کیا چاہتی ہیں؟

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! کوئی انکوائری کمیٹی بنائی جائے جو جا کر چیک کر سکے کہ یہ سہولت ہے؟ دوسرا جز (ج) میں انہوں نے جواب دیا ہے وہ بھی درست نہ ہے کیونکہ سکول میں پینے کا صاف پانی موجود ہے اور نہ ہی باتھ روم پورے ہیں بلکہ باتھ رومز کی تعداد تین ہے اور سکول میں طالبات کی تعداد 775 ہے جو کہ باتھ رومز سکول کی تعداد کے تناسب سے بہت ہی کم ہیں۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے جواب دیا ہے کہ درست نہ ہے، مذکورہ سکول میں پینے کا صاف پانی اور باتھ رومز کی سہولیات موجود ہیں۔ محترمہ! کیا آپ اس کو چیلنج کرتی ہیں کہ یہ جواب غلط آیا ہے؟۔۔۔ محترمہ! میں آپ سے پوچھ رہا ہوں؟

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! میں کہہ رہی ہوں کہ محکمہ نے جو جواب دیا ہے یہ چیزیں موجود نہیں ہیں، وہاں سکول میں 775 طالبات کی تعداد ہے، باتھ رومز ٹوٹل تین ہیں اور پینے کا صاف پانی بھی نہیں ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میری صرف گزارش اتنی ہے کہ انہوں نے کہا تھا کہ باتھ رومز کی سہولت بھی نہ ہے۔ اب اس سکول میں باتھ رومز تو موجود ہیں لیکن تعداد بڑھانے کی ضرورت ہے اور ہم وہ تعداد بڑھا دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ شکریہ

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ہ) میں جو جواب دیا گیا ہے، جواب کی روشنی میں ای ڈی او (ایجوکیشن) فیصل آباد کو سائنس لیبارٹری کے لئے ایک لیٹر نمبر 8889PNDS مورخہ 13-09-02 کو لکھا گیا۔ ایک سال تین ماہ کا عرصہ ہو چکا ہے لیکن ابھی تک ای ڈی او (ایجوکیشن) کی طرف سے سائنس لیبارٹری کے لئے کوئی فنڈز جاری نہ کئے گئے ہیں۔ وزیر صاحب یہ یقین دہانی کرائیں کہ کب تک یہ سہولت مہیا کی جائے گی۔ آپ کو پتا ہے کہ specially ہمارے قائد وزیر اعلیٰ پنجاب کی توجہ سب سے زیادہ تعلیم پر ہے لیکن یہاں پر ایسا کیوں ہے؟

جناب سپیکر: وہ تو لیبارٹری کی بات کر رہے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! انہوں نے جو سائنس لیبارٹری کی بات کی ہے تو لیبارٹری کے لئے جو سپیشل کمرہ ہوتا ہے وہ تو موجود نہیں ہے لیکن سکول میں ایک کمرہ دیا ہوا ہے جہاں پر پریکٹیکل کروائے جاتے ہیں۔اس سال بھی 9لاکھ روپیہ سائنس کے تجربات یعنی پریکٹیکل کے لئے دیا گیا تھا۔ہم نے کمرے کی تعمیر کا بھی alreadyکہہ دیا ہے اور وہ مستقبل قریب میں بن جائے گا۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کیا اس میں ضمنی سوال کریں گے؟ اس پر تین ضمنی سوال تو پہلے ہی ہو چکے ہیں۔اب آپ آرام کریں تو بہتر ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! صرف ایک چھوٹا سا ضمنی سوال ہے اور یہ سوال گرلز ہائی سکول کے بارے میں ہے کہ ہائی سکول میں عمارت نہ ہے اور محکمہ کی طرف سے جواب آیا ہے کہ سکول میں آٹھ کمرے ہیں۔آپ خود سوچیں کہ ہائی سکول میں جہاں دس کلاسیں پڑھائی جاتی ہیں وہ آٹھ کمروں پر مشتمل ہے۔اس میں ایک سٹاف روم بھی ہوگا، ایک پرنسپل کا آفس بھی ہوگا، سائنس لیبارٹری بھی ہے تو باقی بچیاں باہر بیٹھ کر پڑھ رہی ہوں گی نہ کہ وہ سکول کی عمارت کے اندر بیٹھ کر پڑھ رہی ہوں گی۔محکمہ کا ہائی سکول کے آٹھ کمرے لکھ کر بھیجنا تو بہت بڑی زیادتی ہے، کم از کم ہائی سکول کی عمارت تو پوری ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: جہاں پر عمارت کی کمی ہے اس کو پورا کر دیا جائے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! پنجاب کے اندر ہم نے یہ پہلی دفعہ کیا ہے، تمام سکولوں کے اندر اس وقت جتنے بچے ہیں ان کو جو ایڈیشنل کلاس رومز چاہئیں، اس کے متعلق ہم نے ساری ورکنگ کر لی ہوئی ہے اور پہلے مرحلہ میں missing facilitiesکو پورا کیا جا رہا ہے۔اس کے بعد جن سکولوں کی dangerous buildingsہیں ان کو ٹھیک کیا جا رہا ہے، اس کے بعد additional class roomsبنائے جائیں گے، اس سلسلے میں ہمارا پراجیکٹ پورے پنجاب کے لئے کام کر رہا ہے اور تیس ہزار کے قریب نئے کلاس رومز بنائے جائیں گے۔اس میں یہ سکول بھی شامل ہے، جہاں پر بچوں کی تعداد زیادہ ہے وہاں پر additional class roomsبنیں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر1285 محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کی طرف سے ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں اس لئے ان کا سوال dispose ofکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1286 بھی محترمہ لبنیٰ ریحان

صاحبہ کی طرف سے ہے۔۔۔تشریف نہیں رکھتیں اس لئے ان کا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1395 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کی طرف سے ہے یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1396 بھی ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کی طرف سے ہے یہ سوال بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1443 محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کی طرف ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! محترمہ نے کہا تھا کہ میرا سوال On her behalf take up کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: مجھے تو کسی نے نہیں کہا کہ On her behalf take up کیا جائے، کسی نے بیٹھے بیٹھے کہہ دیا ہو تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! .On her behalf میں اب کہہ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اب تو وہ سوال dispose of ہو گیا ہے۔اگلے سوال پر آجائیں۔اگلا سوال نمبر 1444 بھی محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔۔۔تشریف نہیں رکھتیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1452 شیخ علاؤالدین صاحب کی طرف سے ہے ان کی طرف سے request آئی ہے کہ وہ ملک سے باہر جا رہے ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1453 بھی شیخ علاؤالدین صاحب کا ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی طرف سے ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1520 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی پی۔143 میں پرائیویٹ سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1520: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔143 لاہور میں کل کتنے پرائیویٹ سکولز ہیں جن کی محکمہ تعلیم کے پاس رجسٹریشن موجود ہے، ان کے ناموں کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) مذکورہ حلقہ میں کتنے ایسے پرائیویٹ سکولز ہیں جن کی سال 2009 تک رجسٹریشن نہیں ہوئی اور کیوں، وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی-143 لاہور میں دفتری ریکارڈ کے مطابق 165 پرائیویٹ سکولز ہیں جن کی رجسٹریشن محکمہ تعلیم کے پاس موجود ہے ان کے ناموں کی تفصیل ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ حلقہ میں دفتری ریکارڈ کے مطابق 10 سکولز ایسے تھے جن کی سال 2009 تک رجسٹریشن نہیں ہوئی کیونکہ اس وقت انہوں نے رجسٹریشن کے لئے مطلوبہ کاغذات جمع نہیں کروائے تھے۔ تفصیل ضمیمہ (بی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس سلسلہ میں میرا ضمنی سوال جز (الف) سے متعلق ہے جس میں یہ جواب دیا گیا ہے کہ حلقہ پی پی-143 لاہور میں دفتری ریکارڈ کے مطابق 165 پرائیویٹ سکولز ہیں جن کی رجسٹریشن محکمہ تعلیم کے پاس موجود ہے۔ جز (ب) میں یہ جواب دیا گیا ہے کہ مذکورہ حلقہ میں دفتری ریکارڈ کے مطابق 10 سکولز ایسے تھے جن کی سال 2009 تک رجسٹریشن نہیں ہوئی تھی کیونکہ اس وقت انہوں نے رجسٹریشن کے لئے مطلوبہ کاغذات جمع نہیں کروائے تھے۔

جناب سپیکر! میں اس سوال کے جواب سے متفق نہیں ہوں کیونکہ یہ 10 سکول نہیں ہیں بلکہ اس سے کہیں زیادہ سکول ہیں جو کہ غیر رجسٹرڈ ہیں، وزیر موصوف سے میرا سوال یہ ہے کہ جو غیر رجسٹرڈ سکول ہیں ان کے خلاف اب تک کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

جناب سپیکر: Unregistered schools کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! محترمہ کا جو سوال تھا اس کے مطابق 10 سکول ایسے تھے جن کی رجسٹریشن نہیں ہوئی تھی اور ان سکولوں نے 2009 تک کاغذات جمع نہیں کروائے تھے لیکن اب ان میں سے 9 سکولوں کی رجسٹریشن ہو چکی ہے اور ایک سکول ویسے ہی بند ہو چکا ہے۔ اس وقت جو ریکارڈ موجود ہے اس کے مطابق کوئی سکول ایسا نہیں ہے جس کی رجسٹریشن نہ ہوئی ہو۔ اس کے علاوہ محکمہ تعلیم کے پاس یہ اختیار ہوتا ہے کہ جو سکول unregistered ہوتے ہیں ان کے خلاف کارروائی کرے، ان کو show cause notice دینے کا ایک باقاعدہ procedure ہے، اس کو ہم مزید بہتر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں ہم ایک نیا قانون بھی لے کر آ رہے ہیں،

نیا بل لے کر آ رہے ہیں جو بہت جلد اسمبلی میں introduce ہو گا، جس میں ان پرائیویٹ سکولوں کا پورا سسٹم اور mechanism ہو گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی آپ ہی کا ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا اس سلسلے میں ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جب میں آگے نکل جاتا ہوں تو پھر آپ بولتے ہیں، مجھے اس بات پر افسوس ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ابھی تو آپ اسی سوال پر ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، اب آپ اگلے سوال پر آ جائیں۔ میں نے محترمہ کو کہہ دیا ہے کہ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1523 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول سنگھ پورہ میں طالبات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1523: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول سنگھ پورہ لاہور میں طالبات کی کل کتنی تعداد ہے؟

(ب) اس سکول میں منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد گریڈ وار بتائیں؟

(ج) اس سکول میں خالی اسامیاں کب تک پر کر دی جائیں گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول، سنگھ پورہ لاہور میں طالبات کی کل تعداد 2544 ہے۔

(ب) مذکورہ سکول میں تدریسی اور غیر تدریسی عملے کی منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد بالترتیب 85 اور 15 ہے۔ گریڈ وار تفصیل ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس سکول میں تدریسی عملے کی چار اسامیاں اور غیر تدریسی عملے کی تین اسامیاں خالی ہیں۔ نئی بھرتی ہونے پر خالی اسامیاں پر کر دی جائیں گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس سلسلہ میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سوال کا جواب جنوری 2014 کو موصول ہوا ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ نئی بھرتی ہونے پر خالی اسامیوں کو پُر کر لیا جائے گا، میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا اب تک ان اسامیوں کو پُر کر لیا گیا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس وقت جو latest position ہے اس کے مطابق صرف چار پوسٹیں تدریسی عملہ کی خالی ہیں اور غیر تدریسی عملہ کی تین پوسٹیں خالی ہیں۔ اس کے علاوہ اس وقت جو ہم نئی بھرتیاں کر رہے ہیں اس کے تحت یہ جلد ہی پُر ہو جائیں گی۔ اب وہ تعداد نہیں ہے جو پہلے تھی، اس وقت صرف سات پوسٹیں ایسی ہیں جو fill ہونے والی ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! یہ تعداد، جنوری 2014 کا جواب ہے۔

جناب سپیکر: وزیر موصوف آپ کو latest جواب بتا رہے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں نے ان کو latest جواب بتایا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس کا جواب وہی ہے کہ چار تدریسی اور تین غیر تدریسی اسامیاں خالی ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس وقت جو نئی بھرتی ہو رہی ہے اس کا process start ہو چکا ہے، اس میں انشاء اللہ تعالیٰ یہ ساری اسامیاں fill ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: اس سوال پر کوئی اور ضمنی سوال؟ اگلا سوال نمبر 1584 جناب احمد خان بھچر صاحب کی طرف سے ہے اس سوال کو pending کر دیا جائے۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کی طرف سے ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 1832 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب احسن ریاض فتیانہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ کا آگے کوئی سوال ہے، دیکھ لیں پھر وہ چلا جائے گا؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میرا آگے کوئی سوال نہیں ہے، غیر نشان زدہ ہے، حالانکہ میں نے تو نشان لگا کر بھیجا تھا پتا نہیں اس کا نشان کہیں غائب ہو گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: پی پی۔58 میں سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1832: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔58 فیصل آباد میں کتنے سکول ہیں ان کے تعلیمی معیار کے مطابق معلومات فراہم کریں؟

(ب) کیا پی پی۔58 میں سکولوں کی تعداد اس کی آبادی کے لئے کافی ہے؟

(ج) کب اور کس تاریخ کو پی پی۔58 فیصل آباد کے سکولوں کی اپ گریڈیشن کی گئی؟

(د) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران پی پی۔58 فیصل آباد میں تعلیم کی بہتری کے لئے خرچ کئے جانے والے فنڈز کی تفصیلات بیان کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔58 فیصل آباد میں کل سکولوں کی تعداد 116 ہے۔ تمام سکولز فنکشنل ہیں اور تعلیمی معیار تسلی بخش ہے۔

سکول لیول	بوائز + گرلز
پرائمری	81
مڈل	10
ہائی	21
ہائر سیکنڈری	04
میزان	116

(ب) مذکورہ حلقہ میں آبادی کے لحاظ سے سکولوں کی تعداد کافی ہے۔

(ج) مذکورہ حلقہ کے سکولوں کی اپ گریڈیشن کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ حلقہ میں گزشتہ پانچ سالوں میں تعلیم کے لئے خرچ کئے جانے والے فنڈز کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس سوال کا جو جز (ب) ہے کہ کیا پی پی۔58 میں سکولوں کی تعداد اس کی آبادی کے لئے کافی ہے؟ جس کا جواب دیا گیا ہے کہ مذکورہ حلقہ میں آبادی کے لحاظ سے سکولوں کی

تعداد کافی ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے جو یہ جواب دیا ہے اس سلسلے میں آپ کے کیا parameters ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! پورے پنجاب میں آبادی کے تناسب کے حساب سے اس وقت 60 ہزار کے قریب سکول ہیں اور جہاں جہاں پر ہمیں یہ نظر آ رہا ہے کہ مزید سکول ہونے چاہئیں، حکومت کی اب پالیسی یہ بنی ہے کہ اب ہم brick and mortar policy پر نہیں جا رہے، ہم نئے سکول بنانے کی طرف بھی نہیں جا رہے بلکہ ہم پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے ساتھ مل کر اس سال 3300 نئے سکول بنا رہے ہیں، وہاں پر جو بچے آئیں گے ان کی ہم فیس دیا کریں گے اور اس سے حکومت کا ایک بہت بڑا خرچہ بھی بچے گا، اس کے علاوہ جن علاقوں میں سکولوں کی کمی ہے اس کو بھی پورا کیا جا سکے گا، اس کے علاوہ ہمارے جو resources ہیں ان کا بھی بہترین طریقے سے استعمال ہو گا۔ اس وقت already جو parameter بنا ہوا ہے اس کے مطابق اس حلقہ کے اندر اس وقت 173 سکول کام کر رہے ہیں اور یہ تمام کے تمام سکول functional ہیں۔ اب ہم ان remote areas پر concentrate کر رہے ہیں جہاں پر سکولوں کی تعداد کم ہے، جہاں پر نئے پرائمری سکول بنانے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ جہاں کہیں ہم کمی دیکھ رہے ہیں وہاں پر ہم پہلے concentrate کر رہے ہیں۔ جہاں تک کمی کا سوال ہے اس کے متعلق متعلقہ ای ڈی او یا ڈی سی او لکھ کر بھیجتا ہے کہ یہاں پر مزید سکول چاہئیں، یہاں سے as such ابھی تک ایسی کوئی demand آئی اور نہ ہی علاقہ کے مکینوں کی طرف سے ایسی کوئی بات سامنے آئی ہے۔ جن علاقوں میں ضرورت ہے وہاں پر ہم پہلے ہی کام کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا جس طرح سے شہروں کے اندر آبادی بڑھ رہی ہے urbanization ہو رہی ہے، اس میں بچے بھی زیادہ بڑھتے ہیں لیکن سکول موجود نہیں ہوتے۔ اس کے علاوہ جب وہ سکول اپ گریڈ کرنے ہوتے ہیں اس کے لئے جو criteria محکمہ نے رکھا ہوا ہے کہ اتنی زمین ہونی چاہئے، وہ زمین شہروں میں تو available نہیں ہوتی، محکمہ کی طرف سے اس حوالے سے کیا بندوبست موجود ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):اس سال اس علاقہ میں اس حلقہ کے اندر ہم نے 16 سکولوں کواپ گریڈ کیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر:وہ generally شہروں کے متعلق پوچھ رہے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! وہاں پر ہم horizontal جا رہے ہیں، یعنی اب جو ہم نے نئے سکولوں کی بلڈنگز بنائی ہیں، پرانے وقتوں میں جب جگہ لی گئی تھی کم از کم تین چار کنال جگہ لی گئی تھی، اب ہم یہ کر رہے ہیں کہ جہاں پر کلاس رومز کی ضرورت پڑ رہی ہے تو وہاں پر ہم horizontal کی طرف جا رہے ہیں یعنی ایک ہی جگہ پر تین چار منزلہ عمارتیں بنا رہے ہیں۔اس کا بھی ایک plan proper buildings plan بنایا جا رہا ہے جس کے اندر security plan کا خیال رکھ کر ایک نیا پلان لے کر آ رہے ہیں تاکہ زمین کی کمی کی وجہ سے کہیں پر سکولوں کی کمی واقع نہ ہو۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر! میرا آخری سوال یہ ہے کہ پچھلے سال بھی محکمہ کی جانب سے یہی جواب آیا تھا،اس سلسلے میں جب بہت ساری باتیں ایوان میں ہوئی تھیں تو وزیر موصوف نے جواب دیا تھا کہ اس حوالے سے ہم ایک comprehensive policy لے کر آ رہے ہیں، آج بھی وزیر موصوف یہی بات کر رہے ہیں،ماشاءاللہ ہمارے محکمہ تعلیم کے competent Minister ہیں۔ مجھے یہ بتائیں کہ یہ پالیسی آپ کی کب تک آ جائے گی کیونکہ اس سارے معاملے کو پونے دو سال تو گزر گئے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! جہاں تک پالیسی کا تعلق ہے وہ تو بن چکی ہوئی ہے اب اس کی implementation کا process چل رہا ہے،اس کے اندر جو سب سے بڑا مسئلہ آ رہا ہے وہ finances سے متعلق ہے۔اس وقت ہم نے سکولوں میں missing facilities کے اندر پچھلے سالوں میں 13-ارب روپے لگائے تھے اس سال ہم نے 8-ارب سے زیادہ صرف missing facilities کے لئے رکھا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ ایک اور dangerous component buildings کے بارے میں ہے کیونکہ ہمارے کئی سکول ایسے ہیں جن کو سو سال سے بھی اوپر ہو چکا ہے اور وہاں پر آج تک توجہ نہیں دی گئی تھی تو اب ہم dangerous buildings کی طرف بھی جا رہے ہیں،اس کے علاوہ جو ٹیچرز کی کمی تھی جو سکولوں میں سب سے بڑا issue تھا، میں یہ سمجھتا ہوں کہ سب سے زیادہ جو ہمارا emphasis ہے وہ اس بات پر رہا کہ ہم ایجوکیٹرز کی جو بھرتی کر رہے ہیں اور اس

کے ساتھ ان کی ٹریننگ کر رہے ہیں تو وہ road map تو ہمارا بن چکا ہوا ہے جس کا ہم ہر دو مہینے بعد stock take کرتے ہیں جسے وزیر اعلیٰ صاحب خود head کرتے ہیں۔ ہم اس کے اندر فنڈز مہیا کر رہے ہیں اور جہاں جہاں مزید additional کلاس رومز کی ضرورت ہے ہم نے وہ بھی identify کر لئے ہوئے ہیں، ان کے اندر بھی ہمارا ایک پراجیکٹ چل رہا ہے جس میں ہم یہ additional کلاس رومز بھی لے کر آ رہے ہیں۔ انشاء اللہ ہر آنے والے سال میں آپ کو بہتری نظر آئے گی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 1833 بھی جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1848 قاضی احمد سعید صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے اگلا سوال نمبر 1882 جناب منان خان صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ لبنیٰ فیصل: جناب سپیکر! سوال نمبر 1892 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ حنا پرویز بٹ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کے نجی تعلیمی اداروں میں بے قاعدگیوں کی تفصیلات

*1892: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے مالکان اپنی مرضی سے جب چاہیں فیسوں میں اضافہ کر لیتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کی طرف سے پرائیویٹ تعلیمی اداروں پر ان کی فیسوں کے حوالے سے کوئی چیک نہ ہے، اگر چیک ہے تو اس کے متعلق تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا حکومت کوئی ایسا اقدام اٹھانا چاہتی ہے کہ پرائیویٹ تعلیمی ادارے حکومت کی منشاء کے بغیر فیسیں نہ بڑھا سکیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔تاہم Punjab Private Educational Institutions (Promotion & Regulation) Rules, 1984 کے سیریل نمبر12 میں نجی تعلیمی اداروں کے سربراہوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ فیسوں کو مناسب حد تک رکھیں۔کاپی ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) نجی تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن و دیگر امور کے بارے میں ترمیمی بل حکومت پنجاب محکمہ قانون کے زیر غور ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں نے ان کا جواب تو دے دیا ہوا ہے۔اگر کوئی ضمنی سوال تھا تو محترمہ وہ بتائیں، انہوں نے تو سوال ہی پڑھ دیا ہے ان کے جواب موجود ہیں۔اگر وہ ان سے مطمئن نہیں تو ضمنی سوال بتادیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! انہوں نے جواب دیا ہوا ہے۔آپ کوئی ضمنی سوال کریں۔

محترمہ لبنیٰ فیصل: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال بھی محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر1893 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے محترمہ حنا پرویز بٹ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پرائیویٹ سکولوں کی فیس و نصاب کے بارے قواعد و ضوابط بنانے کی تفصیلات

*1893: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پرائیویٹ سکولوں کی فیسیں اور نصاب حکومت مقرر کرتی ہے اگر جواب نفی میں ہے تو کیا حکومت اس سلسلے میں اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت سکولوں کی فراہم کردہ سہولتوں کو مدنظر رکھ کر سکولوں کی کیٹیگری مرتب کرتی ہے اگر نہیں تو اس سلسلے میں کیا حکومت کوئی پالیسی اختیار کرنا چاہتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے۔ تاحال فیسیں پرائیویٹ سکولز انتظامیہ خود مقرر کرتی ہے جبکہ نصاب حکومت کا منظور کردہ پڑھایا جاتا ہے۔

(ب) نجی تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن، کیٹیگری و دیگر امور کے بارے میں ترمیمی بل حکومت پنجاب محکمہ قانون کے زیر غور ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (الف) میں ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ پرائیویٹ سکولوں کی فیسیں اور نصاب حکومت مقرر کرتی ہے اگر جواب نفی میں ہے تو کیا حکومت اس سلسلے میں اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اس کا جواب دیا گیا ہے کہ درست نہ ہے۔ تاحال فیسیں پرائیویٹ سکولز انتظامیہ خود مقرر کرتی ہے جبکہ نصاب حکومت کا منظور کردہ پڑھایا جاتا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ منظور شدہ نصاب کی فہرست کہاں پر ہے، کیا یہ نصاب کسی سطح پر پرائیویٹ اداروں کو فراہم کیا جاتا ہے کہ آپ یہ یہ کتابیں پڑھا سکتے ہیں یا نہیں پڑھا سکتے اور کیا محکمے کے اندر کوئی ایسا میکنزم موجود ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! بتا دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ پنجاب ٹیکسٹ بورڈ اور Punjab Curriculum Authority جو نصاب دیتی ہے وہی پنجاب کے 70 سے 80 فیصد سکولوں کے اندر پڑھایا جاتا ہے۔ صرف وہ پرائیویٹ سکولز جو کیمرج سسٹم یا دوسرے سسٹم کے ساتھ ہیں وہاں بھی باقاعدہ approval کے بعد پڑھایا جاتا ہے اور ان تمام چیزوں کا جن کی میرے فاضل دوست نے نشاندہی کی ہے جس طرح میں نے پہلے بتایا تھا کہ ہم ایک نیا بل The Punjab Private Education Commission Bill 2014 لے کر آ رہے ہیں اس کے اندر احاطہ کیا گیا ہے۔ یہ کمیشن پندرہ ممبران پر مشتمل ہوگا جس میں 9 لوگ پرائیویٹ سیکٹر سے اور 6 پبلک سیکٹر سے آفیشلز ممبر ہوں گے۔ ان کا کام ہی یہ ہوگا کہ یہ regulate کریں گے، monitor کریں گے۔۔۔(شور وغل)

جناب! یہ منسٹر صاحب شور کر رہے ہیں۔

MR SPEAKER: Order please. Order in the House, order in the House. I say order. Carry on.

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ان کا کام ان تمام چیزوں کو regulate اور monitor کرنا ہے اور جہاں جہاں پر کمی دیکھیں گے اس کی نشاندہی کریں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! وزیر موصوف تو مستقبل کا بتا رہے ہیں میں پوچھ رہا ہوں کہ اب اس وقت کوئی میکنزم موجود ہے، کوئی فہرست موجود ہے۔ وزیر صاحب نے فرمایا کہ یہ نصاب 80/70 فیصد سکولوں میں پڑھایا جا رہا ہے لیکن میرے علم میں تو یہ ہے کہ جو سو روپیہ فیس لیتا ہے وہ بھی گورنمنٹ والا نصاب نہیں پڑھا رہا بلکہ وہ بھی اپنی مرضی سے کتابیں لا کر پڑھا رہا ہے اگر ان کے پاس کوئی ایسا نصاب ہے---

جناب سپیکر: آپ کسی کی نشاندہی کریں پھر ہم ان سے کہتے ہیں کہ اس کا فوری طور پر notice لیں۔

جناب امجد علی جاوید: میرے حلقے میں پچاس / سو سکول ہیں کسی میں بتا دیں کہ یہ نصاب پڑھایا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر: آپ انہیں حلقہ نمبر بتائیں۔

جناب امجد علی جاوید: حلقہ پی پی۔86 ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں متعلقہ ای ڈی او سے فوری طور پر ریکارڈ منگوا لیتا ہوں۔ اس کے اندر دو چیزیں ہیں ہم اس معاملے میں بہت clear ہیں، ہم نیا ایکٹ لا رہے ہیں جس میں پہلی دفعہ Curriculum Authority اور ٹیکسٹ بک بورڈ کو merge کر رہے ہیں تاکہ ہمارے بچوں کو بہترین نصاب مل سکے۔ جو نیا بل آ رہا ہے وہ اسمبلی میں ہی آئے گا یہ اس میں جہاں جہاں پر سمجھتے ہیں کہ یہاں بہتری کی ضرورت ہے تو یہ اس پر بحث کریں اور جو بہتری ہے اسے propose بھی کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب امجد علی جاوید: ڈاکٹر صاحب! ابھی میرا ایک ضمنی سوال ہے، آپ اس کے بعد لے لیجئے گا مہربانی۔

جناب سپیکر: یہ سوال آپ کا نہیں ہے۔ آپ نے جو ضمنی سوال کرنا تھا کر لیا اب ان کو کرنے دیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی کریں۔ میں نے اجازت نہیں دی۔ آپ تشریف رکھیں۔ شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! 16۔اگست 2013 کو یہ سوال اسمبلی کو دیا گیا، اسمبلی سیکرٹریٹ نے اسے 18۔نومبر 2013 کو محکمہ کو بھیج دیا۔ محکمہ نے 6۔جنوری 2014 کو اس کا جواب اسمبلی میں جمع کروا دیا۔ اس جواب کو آئے ہوئے کم و بیش ایک سال گزر گیا ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جس ترمیمی بل کی بات کرتے ہیں، اسے پورا سال گزر گیا ہے اب اس کا کیا status ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس کا status بتائیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! یہ بل بن چکا ہوا ہے۔ لاء ڈیپارٹمنٹ نے اسے vet کر دیا ہوا ہے اور یہ lay ہونے کے لئے اگلے چند دنوں میں اسمبلی میں آرہا ہے، ہماری طرف سے پوری تیاری ہے۔ ہم اس وقت Punjab Private Educational Institutions Promotion and Regulation Ordinance 1984 کے ذریعے یہ سارا کام کر رہے ہیں لیکن نیا بل مکمل ہو چکا ہوا ہے اس پر تیاری بھی ہو چکی ہے۔ لاء ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے فائنل vetting بھی ہو چکی ہوئی ہے اور وہ جلدی ایوان میں آرہا ہے۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! میں محترم منسٹر صاحب سے نصاب کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ حکومت جو نصاب دیتی ہے وہ سرکاری سکولوں کا اور ہے اور پرائیویٹ سکولوں کا اور ہے۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب اس سوال کا جواب دے چکے ہیں اب اسے repeat کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ پہلے جواب دے چکے ہیں۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! نہیں دیا۔

جناب سپیکر: انہوں نے جواب دے دیا ہے۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! انہوں نے جواب نہیں دیا۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ سرکاری سکولوں کا نصاب اور ہے اور پرائیویٹ سکولوں کا نصاب اور ہے۔ حکومت کون سا نصاب دیتی ہے پرائیویٹ سکول کا یا سرکاری سکول کا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! حکومت نے تو حکومت کا ہی نصاب دینا ہے۔ ہم سرکاری نصاب دیتے ہیں میں نے جس طرح پہلے کہا کہ regulate کرنے کے لئے ہم نے جو کمیشن propose کیا ہے اس پر پورا ڈیڑھ سال deliberations ہوئی ہیں۔ اب وہ تیار ہو کر ایوان کے پاس آئے گا، ایوان اس پر deliberation کرے جو بہتر چیزیں ہیں وہ رکھے اور اس میں جو addition کرنا ہے، جو deletion کرنا ہے وہ کرے۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! کیا سرکاری اور پرائیویٹ سکولوں کا نصاب ایک نہیں ہو سکتا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! پوری دنیا کے اندر بہت بحث ہوتی ہے کہ نصاب ایک ہونا چاہئے اور اس میں uniformity ہونی چاہئے لیکن پوری دنیا میں ایسا کہیں بھی نہیں ہے۔ دنیا میں مختلف systems of education چل رہے ہیں لیکن حکومت ہمیشہ ان کو regulate کرتی ہے کہ نصاب میں اس ملک، ثقافت یا مذہب کے خلاف کوئی چیز نہ ہو۔ ان تمام چیزوں کا احاطہ کیا جاتا ہے، ethics کو دیکھا جاتا ہے اور اس کے مطابق ان سب کو regulate کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1920 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: گورنمنٹ گرلز مڈل سکول کی اپ گریڈیشن ودیگر تفصیلات

*1920: **چودھری عامر سلطان چیمہ:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول چک نمبر 25 جنوبی سرگودھا کو اپ گریڈ کر کے ہائی سکول کا درجہ دیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کی بلڈنگ کی تعمیر کا ٹھیکہ دیا جا چکا ہے؟

(ج) اس بلڈنگ کا تخمینہ کتنا ہے اور ٹھیکیدار نے اس کی تکمیل کب تک کرنی تھی؟

(د) کیا وجہ ہے کہ اس کی عمارت ابھی تک مکمل نہیں ہوئی اور ٹھیکیدار کام ادھورا چھوڑ کر چلا گیا ہے؟

(ہ) کیا محکمہ اس ٹھیکیدار کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لارہا ہے اور عمارت کی تکمیل کب تک مکمل ہوگی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) بلڈنگ کا تخمینہ 3.612 ملین اور تاریخ تکمیل 2008-05-13 تھی۔

(د) ضلعی گورنمنٹ نے گزشتہ چار سال 10-2009 تا 13-2012 فنڈز فراہم نہ کئے جس کی وجہ سے بلڈنگ کا کام زیر تکمیل رہا۔ موجودہ مالی سال 14-2013 میں مورخہ 13-10-19 کو 0.783 ملین کی گرانٹ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی طرف سے جاری ہو چکی ہے اور موقع پر کام جاری ہے اور 31۔جنوری 2014 تک مکمل ہو جائے گا۔

(ہ) جواب جز (د) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر: چیمہ صاحب! آپ اس پر کوئی ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! گورنمنٹ گرلز مڈل سکول چک نمبر 25 جنوبی سرگودھا کو upgrade کیا گیا، اس کی عمارت کا تخمینہ لاگت 3.612 ملین روپے تھا اور 13۔مئی 2008 کو اس کی تکمیل ہونی تھی لیکن اسے تعمیر کرنے کے لئے چار سال تک کوئی funds نہیں دیئے گئے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا تاخیر کی وجہ سے اس کی لاگت میں اضافہ ہوا ہے اور تاخیر کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! یہ بالکل درست بات ہے کہ اس سکول کو upgrade کرتے ہوئے ہائی سکول کا درجہ دیا گیا تھا اور اس عمارت کی تاریخ تکمیل 13۔مئی 2008 تھی لیکن ہوا یہ کہ ضلعی حکومت کی طرف سے 2013 تک اس سکول کے لئے funds مہیا نہیں کئے گئے۔ ہم نے اس سکول کی تکمیل کے لئے بقایا رقم 0.783 ملین روپے کی گرانٹ فوری طور پر جاری کی اور اس کا کام مکمل کروایا ہے۔ اس کی latest situation یہ ہے کہ سکول کی عمارت مکمل ہو چکی ہے، یہاں پر طلباء کی تعداد 356، اساتذہ کی تعداد 14 ہے اور اب یہ سکول functional حالت میں ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اس سکول کی عمارت کا تخمینہ 3.612 ملین روپے تھا اور اسے 08-05-13 کو مکمل ہونا تھا۔ اب وزیر موصوف نے بتایا ہے کہ 0.783 ملین روپے فراہم کر کے اس عمارت کو مکمل کر دیا گیا ہے۔ کیا یہ رقم 3.612 ملین روپے سے بقایا رہ گئی تھی یا پھر اس کی لاگت میں اضافہ ہوا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں اس کی تفصیل محکمہ سے لے کر فاضل ممبر کو مہیا کر دوں گا۔ میرے پاس جو تفصیل ہے اس کے مطابق پہلے 2.5 یا 2.2 ملین روپے release ہوئے تھے حالانکہ یہ 3.612 ملین روپے کی پوری رقم release ہونی چاہئے تھی۔ پوری رقم release نہ ہونے کی وجہ سے ہی یہ کام رُکا رہا۔ ہم نے پچھلے سال 0.783 ملین روپے کی رقم دے کر اس سکول کی عمارت کو مکمل کروایا ہے اور اس وقت سکول چل رہا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! وزیر موصوف بجا فرما رہے ہیں کہ پچھلے سال 0.783 ملین روپے کی رقم جاری کی گئی۔ کیا چار سال کے دوران اس کی لاگت میں کوئی اضافہ ہوا ہے اور کیا ٹھیکیدار کو قیمتوں میں اضافہ کے باعث کوئی مزید ادائیگی کی گئی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس سکول کی عمارت تخمینہ لاگت کے مطابق 3.612 ملین روپے میں مکمل ہوئی ہے۔ یہ سکول فاضل ممبر کے اپنے حلقہ میں واقع ہے۔ یہ اس کا visit کر لیں اور اگر اس میں کوئی کمی رہ گئی ہے تو اسے point out کر دیں، بتا دیں کہ initial plan کے مطابق یہ چیز کم ہے تو ہم اس کو پُورا کر دیں گے۔ ویسے محکمہ satisfied ہے اور محکمہ نے اس عمارت کو initial plan کے مطابق ہی مکمل کیا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! وزیر موصوف صحیح فرما رہے ہیں کہ سکول کی عمارت مکمل ہو چکی ہے۔ میرا بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہمیں شعبہ تعلیم اور صحت کو priority دینی چاہئے۔ پچھلے چار سال بھی یہی حکومت بر سر اقتدار رہی ہے اور میں نے سُنا ہے کہ یہ شعبہ تعلیم اور صحت کو priority دیتے ہیں لیکن اس کے باوجود اس سکول کی طرف پچھلے چار سال تک کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ میں نے یہ سوال 16۔اگست 2013 کو دیا تھا اور 19۔فروری 2014 کو محکمہ نے اس کا جواب دیا ہے---

جناب سپیکر: چیمہ صاحب! اب تو یہ سکول مکمل ہو گیا اور functional بھی ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال دینے اور نشاندہی کرنے پر انہوں نے اس سکول کو مکمل کیا ہے۔ کیا یہ بات ان کی priority میں شامل نہیں ہے؟ اگر میں نشاندہی نہ کرتا تو پھر یہ سکول کبھی مکمل نہ ہوتا۔ میں یہی کہوں گا کہ یہ جو کچھ کہتے ہیں اس پر عمل بھی کیا کریں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! تاریخ میں پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ سکولوں کا باقاعدہ data اکٹھا کیا گیا، جن جن سکولوں میں جو جو کمیاں تھیں ان کا باقاعدہ data اکٹھا کیا گیا اور ان کو پورا کرنے کے لئے کام شروع کیا گیا۔ ماضی میں یہ ہوتا رہا ہے کہ بہت سارے ایسے سکولز upgrade کر دیئے گئے کہ جہاں پر ضرورت ہی نہیں تھی، کئی جگہوں پر نئے سکول بنانے کی ضرورت نہ تھی لیکن directive issue کروا کر وہاں پر سکول بنا دیئے گئے۔ ہم نے پہلی دفعہ سارا data اکٹھا کیا اور جہاں پر priority تھی وہاں سارا کام مکمل کروایا گیا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے خود اپنے جواب میں بتایا ہے کہ اس سکول میں ساڑھے تین سو کے قریب طلباء پڑھ رہے ہیں اس لئے اس سکول کی priority بنتی تھی۔ میں پھر کہوں گا کہ خدارا آپ اس طرح کی priority کو مدنظر رکھا کریں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ لغاری صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

سردار محمد جمال خان لغاری: جناب سپیکر! میں صرف وزیر موصوف کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں۔ پنجاب حکومت اس بات پر خراج تحسین کی مستحق ہے کہ ڈیرہ غازی خان جیسے backward district کے تمام پرائمری سکولوں کے بارے میں internet پر یہ معلومات موجود ہیں کہ وہاں پر کون سا استاد پڑھاتا ہے، اس کا موبائل نمبر کیا ہے اور سکول میں کیا کیا سہولتیں میسر ہیں؟

جناب سپیکر: لغاری صاحب! تشریف رکھیں۔ شاباش والی باتیں بعد میں کر لینا۔ اگلا سوال نمبر 1936 جناب جعفر علی ہوچہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1937 بھی جناب جعفر علی ہوچہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1945 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا: بغیر عمارات سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1945: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں کتنے سکول بغیر عمارات کے چلائے جا رہے ہیں؟

(ب) ان میں طلباء وطالبات کے کتنے سکول ہیں جو کہ بغیر چار دیواری کے کام کر رہے ہیں؟

(ج) بغیر عمارات کے سکولوں کو عمارات فراہم کرنے کے لئے حکومت نے کیا پروگرام ترتیب دیا ہے اور سال 14-2013 میں کتنے سکولوں کو عمارات فراہم کر دی جائیں گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع سرگودھا میں 9 گرلز اور 3 بوائز پرائمری سکولز بغیر عمارت کے چل رہے ہیں۔ کاپی ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 125 بوائز پرائمری سکولز اور ایک ایلیمنٹری سکول بغیر چار دیواری کے کام کر رہے ہیں۔ کاپی ضمیمہ (بی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول چک نمبر 88 جنوبی اور گورنمنٹ ہائی سکول ٹانگو والی کی چار دیواری نامکمل ہے۔

(ج) سال 14-2013 میں سکولوں کی عمارات کے لئے کوئی فنڈ نہیں دیا گیا۔ بغیر عمارات کے سکولوں کو عمارت فراہم کرنے کے لئے محکمہ تعلیم سکولز نے سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھیجی ہے منظوری ہونے پر عمارات تعمیر کی جائیں گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں نے اس سوال میں سکولوں کی missing facilities کے حوالے سے بات کی ہے کیونکہ اس کا کافی ذکر ہوتا ہے اور خاص طور پر بہت سے سکولوں کی چار دیواری نہیں ہے۔ ابھی حال ہی میں پشاور کے سکول میں دہشت گردی کا واقعہ ہوا ہے اس لئے سکولوں کی چار دیواری اور security بڑی اہم ہے۔ محکمہ نے اپنے جواب میں بتایا ہے کہ "125 بوائز پرائمری سکولز اور ایک ایلیمنٹری سکول بغیر چار دیواری کے کام کر رہے ہیں" اسی طرح آگے جواب کے جز (ج) میں بتایا گیا ہے کہ " سال 14-2013 میں سکولوں کی عمارات کے لئے کوئی فنڈ نہیں دیا گیا۔ بغیر عمارات کے سکولوں کو عمارت فراہم کرنے کے لئے محکمہ تعلیم سکولز نے سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھیجی ہے منظوری

ہونے پر عمارات تعمیر کی جائیں گی"۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا حکومت ان 125 پرائمری سکولوں اور ایک ایلیمنٹری سکول کی چار دیواری مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! سب سے پہلے میں لغاری صاحب کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ initiative انہوں نے ہی لیا تھا۔ انٹرنیٹ پر تمام اساتذہ کا data collect کرنے کا brainchild انہی کا تھا۔ انہوں نے یہ idea محکمہ کو دیا، محکمہ نے اس پر implement کرنا شروع کیا اور ڈیرہ غازی خان جیسے علاقوں کو اس کا بڑا فائدہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر! چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب نے missing facilities کے حوالے سے بات کی ہے۔ سرگودھا میں دو ہزار سے زیادہ سکولوں کے اندر missing facilities کو پورا کرنے کے لئے ہم نے کام شروع کیا ہے۔ ہم نے funds کے لئے جو سمری بھیجی ہے اس کی وضاحت کر دوں کہ یہ ان سکولوں کے لئے بھیجی گئی ہے جو کہ عمارتوں کے بغیر چل رہے ہیں۔ جن سکولوں کی چار دیواری ہونی ہے ان پر already کام شروع ہو چکا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ فروری یا مارچ تک ان سکولوں کی چار دیواری مکمل ہو جائے گی۔ ہم پہلے ہی اس پر کام کر رہے ہیں اور اب موجودہ امن وامان کی صورتحال کے پیش نظر حکومت کا پورا focus اسی پر ہوگا۔ اگلے تین سے چار ماہ میں کوئی بھی سکول چار دیواری کے بغیر نہیں رہے گا۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ جی، چیمہ صاحب!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! انہوں نے بتایا ہے کہ گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول چک نمبر 88 جنوبی اور گورنمنٹ ہائی سکول ٹانگو والی کی چار دیواری نامکمل ہے۔ میں نے خود دیکھا ہے کہ اس پر ابھی تک کام شروع ہی نہیں ہوا۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے آپ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ جنوری میں اس پر کام شروع کرا دیں گے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! وہاں پر اس کا ٹینڈر ہی نہیں ہوا تو جنوری تک کام کیسے مکمل ہوگا؟ منسٹر موصوف سے گزارش ہے کہ مذکورہ دونوں چکوک کے سکولوں کے اگر ٹینڈر ہو گئے ہیں تو کیا اُس کی تفصیل مجھے مہیا کی جا سکتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! یہاں پر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ہے میں ابھی اس کی تفصیل لے کر معزز ممبر کو پہنچا دوں گا۔ میں On the floor of the House بتا رہا ہوں کہ ہم اگلے تین سے چار ماہ کے اندر ان سکولوں کی boundary walls complete کر لیں گے۔ اس دفعہ حکومت پنجاب نے ایک اور انقلابی قدم اُٹھایا ہے کہ پہلے سے بنی ہوئی Schools Councils کو ہم effective and empower کر رہے ہیں اور اب یہ funds, through School Councils لگیں گے اور School Councils اس سارے کام کو دیکھنے اور کروانے کی ذمہ دار بھی ہوں گی۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال سردار وقاص حسن مؤکل صاحب کا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 1948 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع قصور: اپ گریڈ کئے گئے سکولوں کی تفصیلات

*1948: سردار وقاص حسن مؤکل: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں سال 13۔2012 میں کتنے سکولوں کو اپ گریڈ کیا جانا تھا اور عملی طور پر کتنے سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا؟

(ب) سال 14۔2013 میں کتنے سکولوں کو اپ گریڈ کیا جائے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع قصور میں مالی سال 13-2012 میں صرف دو سکولوں کو اپ گریڈ کیا جانا تھا اور دونوں سکولوں کو اپ گریڈ کر دیا ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

1۔ گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول مڈل سکول کوٹ رادھا کشن نمبر 3 قصور

2۔ گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول سے ہائی لیول وہیگل ضلع قصور

(ب) 14-2013 میں اپ گریڈیشن کی کوئی سکیم شامل نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس پورے ضلع میں 13-2012 میں دو سکول upgrade ہوئے ہیں اور محکمہ نے کہا ہے کہ 14-2013 میں کوئی سکول upgrade

نہیں ہوگا۔ کیا وزیر موصوف کے پاس کوئی ایسی information ہے کہ 15-2014 کے اندر کوئی سکول upgrade ہوگا یا نہیں ہوگا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! سال 13-2012 میں چار سکولوں کو upgrade کیا گیا ہے جن میں گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول کوٹ رادھا کشن نمبر 3 کو ایلیمنٹری، گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول وہیگل کو ہائی سکول، گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول چک نمبر 5 اور گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول رسول پور کو ہائی سکول کیا گیا ہے اور ضلع قصور میں 14-2013 کے اندر چھ سکولوں کو upgrade کیا گیا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! وزیر موصوف کے پاس latest information تھی تو انہوں نے بتا دیا یہ بہت اچھی بات ہے۔ اس جواب کے اندر محکمہ نے categorically لکھا ہے کہ 14-2013 میں upgradation کی کوئی سکیم شامل نہ ہے۔ محکمہ کچھ کہہ رہا ہے اور وزیر موصوف کچھ اور کہہ رہے ہیں؟

جناب سپیکر: وہ جون تک شامل کر دی ہوگی۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ میرے فاضل دوست نے بالکل ٹھیک بات کی ہے۔ میں بھی ایوان میں آ کر یہ کہہ سکتا تھا اور ایوان کی table پر جو جواب آ گیا ہے میں اُس کے ساتھ چلتا لیکن میں نے latest report اس لئے منگوائی ہے اور میں ہمیشہ یہ بات کرتا رہا ہوں کہ ہمارا ایوان انتہائی مقدس platform ہے اور یہاں پر actual بات کرنی چاہئے اس لئے میں اس سوال کے جواب کے حوالے سے actual صورتحال لے کر آیا ہوں۔ ہم نے اس مالی سال میں پنجاب کے سکولوں کی upgradation کے لئے 18 سو ملین روپیہ رکھا ہے اور اُس میں سے 162 ملین روپیہ صرف قصور کے لئے بجٹ رکھا گیا ہے۔ ہم ہر سال سکولوں کی upgradation کے لئے پیسا رکھتے ہیں، اُس پیسا کو allocate کرتے ہیں اور اُس پیسا کو استعمال بھی کرتے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! چلیں، بڑی اچھی بات ہے کہ ہمارے پاس انفارمیشن آ گئی ہے کہ اس مالی سال میں ضلع قصور کے سکولوں کی upgradation کے لئے 162 ملین روپیہ آنا ہے۔ 15-2014 میں ضلع قصور کے سکولوں کو upgrade کرنے کے حوالے سے ان کے پاس اگر کوئی

proposal ہے تو وہ مجھے بتادیں کیونکہ مجھے باوثوق ذرائع سے معلوم بھی ہوا ہے اور مجھے خود بھی پتا ہے کہ کم از کم میرے حلقہ میں دس سے پندرہ سکول ایسے ہیں جنہیں upgrade کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ محکمہ تعلیم کے ساتھ ابھی تک میرا جتنی دفعہ رابطہ ہوا ہے انہوں نے categorically یہ کہا ہے کہ ہم نے ابھی تک upgradation کے حوالے سے کوئی data collect نہیں کیا۔ اگر ضلع قصور اور خاص طور پر میرے حلقہ کے سکولوں کو upgrade کرنے کی کوئی list ان کے پاس موجود ہے تو وہ میرے ساتھ share کر لیں، اگر ایسا نہیں ہے تو آپ اور وزیر موصوف محکمہ تعلیم کو instructions دے دیں کہ وہ میرے ساتھ رابطہ کر لیں میں اُن کو lists دے دوں گا تاکہ 162 ملین روپیہ میں سے میرے حلقہ کے بھی کچھ سکول upgrade ہو جائیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں معزز ایوان کو apprise کرنا چاہوں گا کہ چیف منسٹر پنجاب نے recently ایک میٹنگ میں فیصلہ کیا تھا کہ متعلقہ ڈی سی او محکمہ تعلیم کے حوالے سے تمام ممبران قومی و صوبائی اسمبلی کے ساتھ میٹنگ کریں گے اُن کے حلقہ کے اندر جتنے سکول ہیں اُن کا stock take کیا جائے گا کیونکہ سکولوں کے اندر فارمولا need based ہوتا ہے اور اس پر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے decide کرنا ہوتا ہے تو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو اب یہ واضح ہدایات دے دی گئی ہیں کہ تمام ممبران کے ساتھ بیٹھ کر جہاں جہاں ضرورت ہے اُن سکولوں کو upgrade کیا جائے گا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ section پنجاب کا نہیں ہے، یہ لاوارثوں کا section ہے اس کی کمیٹی کے اندر آج تک ہمیں بلایا گیا، نہ بلایا جائے گا کیونکہ ہم کسی District Coordination Committee کے ممبر ہی نہیں ہیں۔ وزیر موصوف جو بات کر رہے ہیں یہ اپنی جگہ پر ٹھیک ہو گی کیونکہ یہ حکومتی بنچوں والے ضرور اُس کمیٹی میں شامل ہوں گے اور وہاں اپنی اپنی input دیں گے۔ ہم سے کسی نے پوچھا، کسی نے زحمت کی اور نہ ہی یہ آگے ہونا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ متعلقہ Deco's کو اس حوالے سے instructions دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں نے پچھلے مہینے on behalf of Chief Minister ایک directive issue کیا تھا irrespective of Government or

Opposition Membersاُس کی مثال یہ ہے کہ جب میں خود بہاولپور گیا تھا اور وہاں پر میٹنگ کی تھی تو یہاں پر ڈاکٹر صاحب بیٹھے ہیں یہ اُس میٹنگ میں موجود تھے۔ میں راولپنڈی میں بھی گیا ہوں وہاں پر میں نے معزز ممبران حزب اختلاف کو بھی بلایا تھا اور یہ instructions باقاعدہ جا چکی ہیں آئندہ جتنی meetings ہوں گی اُن میں تمام معزز ممبران کا input لیا جائے گا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ ضلع قصور میں تشریف لے آئیں اگر یہ مجھے بھی بلا لیں گے تو میں بھی دیکھ لوں گا کہ ڈی سی او صاحب کا office کیسا ہوتا ہے؟ اگر کوئی facility missing پوری ہو گی، کوئی سکول upgrade ہو گا تو اس سے پنجاب اور پاکستان کے بچوں کی بہتری ہو گی وہ funds میں نے نہیں لینے، وہ ہمارے بچوں کے سکولوں پر لگیں گے۔ یہ وہاں پر ہمیں میٹنگ میں بھی نہ بلائیں بلکہ ہمیں کوئی بندہ فون کر کے کہہ دے کہ missing facilities and upgradation of schools کی لسٹ بھجوا دیں۔ میں آپ کو بتا دوں کہ سیاست نہیں ہونی چاہئے بلکہ کام ہونا چاہئے۔ کئی چیزوں کے اندر سیاست ہوتی ہے لیکن اس میں سیاست نہیں ہونی چاہئے۔ بات یہ ہے کہ کوئی رابطہ نہیں کرتا اور اب بھی مجھے امید نہیں ہے کہ کوئی رابطہ کرے گا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں اس پر صرف اتنا کہنا چاہوں گا کہ فاضل ممبر نے ایک issue کی طرف نشاندہی کی تھی تو میں نہ صرف رابطہ میں رہا تھا بلکہ اُس کو rectify بھی کرایا تھا تو یہ کام اب ہم نے شروع کیا ہے تو یہ تھوڑا دیکھیں اور اگر ان سے کوئی رابطہ نہیں کرتا تو یہ ہمارے نوٹس میں لے کر آئیں۔

جناب سپیکر: وہ تو آپ کے نوٹس میں لے آئے ہیں تو اب یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ اس کام کو پورا کریں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ کام بھی ہو گا اور دوسری بات یہ ہے کہ ہم نے ایک additional measure رکھی ہوئی ہے۔ تمام سکولوں کا already stock take بھی ہو چکا ہے جہاں جہاں پر upgradation ہونی ہے، جہاں جہاں پر additional class rooms چاہئیں، جہاں جہاں پر dangerous buildings ہیں، جہاں

جہاں teachers چاہئیں، جہاں جہاں early childhood education کے حوالے سے class rooms چاہئیں مطلب یہ کہ though survey ہو چکا ہوا ہے اب صرف اس کو implement کرنے کے لئے اور اس پر نظر رکھنے کے لئے ہم تمام ممبران کو خود دعوت دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں وزیر صاحب کی قابلیت اور محکمہ تعلیم کے کام سے بالکل disagree نہیں کر رہا، کام بالکل ہو رہا ہوگا۔ میرا کہنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ محکمہ تعلیم حکومت پنجاب ہمارے اپوزیشن کے بچوں سے ختم ہو جاتی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ باقی 35 یا 36 اضلاع میں کام ہو رہا ہوگا لیکن اپوزیشن کے حلقوں میں نہیں ہو رہا ہوگا صرف اتنی سی بات ہے اس کے علاوہ اور کوئی بات نہیں ہے۔ لغاری صاحب نے بالکل ٹھیک کہا ہے کہ online list ہو گی لیکن میرے حلقہ کی نہیں ہے۔ میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ اب وقت آ گیا ہے کہ حکومت اپوزیشن بچوں کی اور حکومتی بچوں کی ان معاملات میں تفریق ختم کرے۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میرے نزدیک ختم ہے، آپ بھی اس تفریق کو ختم کریں۔ مہربانی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں بہت ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔ منسٹر صاحب جو فرما رہے ہیں درست فرما رہے ہیں لیکن ان کی طرف سے لکھا گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے جواب دے دیا ہے اور سب نے سن لیا ہے۔ شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 2001 جناب جمیل حسن خان صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد نعیم انور صاحب کا ہے۔

چودھری غلام مرتضیٰ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2007 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب محمد نعیم انور کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع بہاولنگر: پی پی۔284 میں ہائی سکول بنانے کی تفصیلات

*2007: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-284 فورٹ عباس شہر ضلع بہاولنگر میں 1950 میں بوائز مڈل سکول کو اپ گریڈ کر کے بوائز ہائی سکول کا درجہ دیا گیا۔ 63 سال گزرنے کے باوجود بھی ایک ہی سکول چل رہا ہے جبکہ آبادی اس وقت فورٹ عباس شہر کی ڈیڑھ لاکھ کے قریب ہے؟

(ب) کیا محکمہ تعلیم فورٹ عباس شہر میں مزید ایک ہائی سکول بوائز اور گرداورہ پرائمری سکول کو ایلیمنٹری سکول کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) فورٹ عباس شہر میں اس وقت کوئی مڈل سکول موجود نہ ہے جس کو ہائی سکول کا درجہ دیا جا سکے اور فورٹ عباس شہر میں گرداورہ پرائمری سکول نام کا کوئی سکول نہ ہے۔ شہر کے اطراف میں جو مڈل سکول ہے وہ چار سے پانچ کلو میٹر تک دور ہے۔

- ❖ گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق ڈائریکٹ ہائی سکول کا قیام ممکن نہ ہے۔ البتہ نیا پرائمری سکول قائم کیا جا سکتا ہے جو کہ بعد میں اپ گریڈ ہو سکتا ہے۔
- ❖ فورٹ عباس شہر میں گورنمنٹ پرائمری سکول مظہر العلوم موجود ہے جس کو مڈل کا درجہ دیا جا سکتا ہے۔ مزید برآں فورٹ عباس کے قریب گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول 270/HR (East) کو بھی مڈل کا درجہ دیا جا سکتا ہے ان دونوں کی فزیبلٹی رپورٹس ای ڈی او ایجوکیشن بہاولنگر کی طرف سے موصول ہونے پر فنانس ڈیپارٹمنٹ کو برائے منظوری بھیج دی جائیں گی اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کی منظوری کے بعد ان سکولوں کو ایلیمنٹری level تک اپ گریڈ کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری غلام مرتضیٰ: جناب سپیکر! انہوں نے جز (الف) میں اس چیز کا اعتراف کیا ہے کہ 63 سال سے تحصیل ہیڈکوارٹر فورٹ عباس میں ایک ہائی سکول ہے۔ جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا فورٹ عباس میں کسی مزید ہائی سکول کے قیام کا ارادہ ہے تو اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ گورنمنٹ کی پالیسی میں direct ہائی سکول کا قیام نہیں ہے۔ یہاں سوچنے کی بات تو یہ ہے اور میں اس جواب سے حیران ہوں کہ محکمہ نے یہ جواب دیا ہے۔ اگر ہم پھر بھی اس بات سے مطمئن ہیں کہ ڈیڑھ لاکھ کی آبادی ہے اور صرف ایک ہائی سکول پچھلے 63 سال سے ہے۔ اس حوالے سے چاہئے تو یہ تھا کہ وہاں ایک سکول قائم کیا جاتا چاہے rules relax بھی کرنا پڑتے اور پھر اس کا جواب دیا جاتا تو مجھے اس بات پر اطمینان ہوتا۔ یہ کیسے

اس کو justify کر سکتے ہیں؟ یہ پنجاب کی واحد تحصیل ہو گی کہ ڈیڑھ لاکھ کی آبادی کے لئے صرف ایک ہائی سکول ہے کیا اس کے لئے کوئی طریق کار اختیار نہیں کرنا چاہئے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! فاضل ممبر نے بالکل صحیح نشاندہی کی ہے۔ یہ سوال جس وقت آیا تھا تو میں نے متعلقہ ای ڈی او (ایجوکیشن) سے رابطہ کیا تو انہوں نے سکولوں کی تعداد کا بتایا تھا۔ وہ تعداد ہمارے لئے بھی alarming تھی اس لئے میں خود فورٹ عباس گیا تھا۔ ہم نے وہاں پر جو کام کیا وہ اس جواب میں بھی ہے۔ اب جو نیا ای ڈی او (ایجوکیشن) وہاں گیا ہے اس کو میں نے باقاعدہ طور پر کہا ہے کہ وہ وہاں سے وزیر اعلیٰ کے لئے summery initiate کرے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ فورٹ عباس کو فوری طور پر ایک سکول اور دیں گے۔ اس کے لئے فنڈز بھی مختص کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اتنے بڑے شہر کے لئے ایک اور سکول ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے PEF کے تحت وہاں کے سکول کو دیکھا ہے۔ اس وقت اس سکول میں 1500 طالبعلم پڑھ رہے ہیں اور اس میں ہر سال ہم جب enrolment کرتے ہیں اور میں نے پہلے جس طرح کہا تھا کہ need based and fund based ہوتی ہے تو وہاں پر enrolment بھی کم آ رہی تھی ہم نے وہ وجوہات بھی دیکھیں کہ سکول کا معیار کیا ہے کہ والدین اپنے بچوں کو سکول بھیجنا نہیں چاہتے۔ یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد ہم نہ صرف پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تحت وہاں کام کر رہے ہیں بلکہ ایک summery بھی initiate کرا رہے ہیں کہ وہاں پر ایک نیا سکول بنوا کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

چودھری غلام مرتضیٰ: جناب سپیکر! انہوں نے پہلے کہا ہے کہ پرائمری سکول بنا دیا جائے گا اور بعد میں اس کو مڈل کر دیا جائے گا۔ آپ نے یہ کیسے assess کیا ہے کہ لوگوں کی اپنے بچوں کو ہائی سکول میں بھیجنے کی طرف توجہ نہیں ہے، جب وہاں پر ہائی سکول ہی نہیں ہے تو پھر لوگ کہاں اپنے بچوں کو پڑھنے کے لئے بھیجیں گے، لازمی بات ہے کہ وہ دوسرے شہروں میں پڑھنے کے لئے بھیجیں گے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں نے بڑا تفصیلی جواب دیا ہے کہ محکمہ تعلیم نے assess کیا ہے۔ ہم سکول بھی دے رہے ہیں اور PEF کے ذریعے بھی وہاں پر سکولوں کا دائرہ کار بڑھا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال قاضی احمد سعید صاحب کا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 2078 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے قاضی احمد سعید کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راجن پور: گورنمنٹ پرائمری سکول بستی شمیر مرکز فاضل پور کے مسائل کی تفصیلات

*2078: قاضی احمد سعید: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بستی شمیر مرکز فاضل پور تحصیل و ضلع راجن پور میں گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کب سے کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

(ب) مذکورہ سکول میں بچیوں اور ٹیچرز کی تعداد کیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سکول میں چوکیدار بجلی، پانی، فرنیچر بھی نہ ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سکول کے مذکورہ بالا تمام مسائل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) مذکورہ سکول کا اجراء 1993 میں ہوا تھا اس سکول میں ایک کمرہ، برآمدہ اور تین باتھ روم بنے ہوئے ہیں۔

(ب) مذکورہ سکول میں بچیوں کی تعداد 50 ہے اور ٹیچرز کی تعداد 02 ہے۔

(ج) سکول مذکورہ میں بجلی، پانی اور فرنیچر موجود ہے۔ فرنیچر کم ہے جو بہت جلد فراہم کر دیا جائے گا۔ سکول میں چوکیدار کی سیٹ منظور شدہ نہ ہے۔

(د) مذکورہ سکول میں صرف فرنیچر کی کچھ کمی ہے جس کو بہت جلد پورا کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ جز (الف) میں جواب دیا گیا ہے کہ مذکورہ سکول کا اجراء 1993 میں ہوا تھا اس سکول میں ایک کمرہ، برآمدہ اور تین باتھ روم بنے ہوئے ہیں۔ میں معزز وزیر صاحب سے پوچھوں گا کہ اس پڑھے لکھے پنجاب کے ایک سکول میں 1993 سے

ایک کمرہ ہے اور تین باتھ روم ہیں کیا اس پڑھے لکھے پنجاب میں ایک کمرے میں بچے پورے آتے ہوں گے؟

جناب سپیکر: یہ تو تعداد سے پتا چلے گا۔ اگر تعداد بڑھے گی تو وہ کمروں کی تعداد بڑھائیں گے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس سکول میں طالبات کی تعداد 50 ہے۔ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ ایک mechanism ہے جس میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ای ڈی او (ایجوکیشن) متعلقہ کے ساتھ مل کر فیصلہ کرتی ہے اور وہ فیصلہ need based ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر یہاں پر 50 بچیاں ہیں جب یہاں ہر سال داخلہ کھلتا ہے تو داخلے کی تعداد زیادہ ہو یا جن سکولوں میں زیادہ داخلے ہو رہے ہوتے ہیں تو پھر ہماری زیادہ توجہ وہاں پر ہوتی ہے۔ یہ سوال جب آیا تھا تو میں نے متعلقہ ای ڈی او (ایجوکیشن) سے بھی بات کی تھی۔ اس سکول میں تعداد 50،55 یا 56 سے اوپر کبھی بھی نہیں جاتی۔ اگر بچیوں کی تعداد بڑھے گی تو ہم بالکل کمروں کی تعداد کو بڑھانے کے لئے تیار ہیں۔ اس وقت ہمارا بہت زیادہ focus راجن پور کی طرف ہے۔ وہاں کافی زیادہ سکولوں کے infrastructure کو improve بھی کیا جا رہا ہے اور مزید بہتری بھی لائی جا رہی ہے۔ اگر تعداد بڑھے گی تو ہم بالکل کمروں کی تعداد بڑھائیں گے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آپ اور یہاں پورا ایوان موجود ہے، سب سمجھتے ہیں کہ کیا ایک کمرے میں اگر 50 بچیاں بیٹھ سکتی ہیں؟ یہ کہتے ہیں کہ تعداد بڑھے گی تو ہم need basis پر کمروں کی تعداد بڑھا دیں گے۔

جناب سپیکر: یہ بات نہ کریں کہ ایک کمرے میں 50 بچیاں نہیں بیٹھ سکتیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! کیا وہاں پانچ کلاسز کی بچیاں ایک ہی کمرے میں بیٹھیں گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی ایک سوال کا جواب دیا تھا کہ ایڈیشنل کلاس رومز کا منصوبہ پہلے بن چکا ہوا ہے اور جہاں جہاں ضرورت ہے وہاں بنائیں گے۔ ہم نے 30 ہزار کلاس رومز کا منصوبہ بنایا ہوا ہے۔ جہاں جہاں فوری ضرورت ہے وہاں بنائے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کیا یہ سکول ان میں شامل ہے یا نہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس وقت میرے پاس اس طرح کی انفارمیشن نہیں ہے۔ میں ابھی پوچھ کر بتا دیتا ہوں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! یہ سکول 1993 میں بنا تھا وہاں فرنیچر بھی موجود ہے، ریکارڈ بھی موجود ہے اور سب چیزیں موجود ہیں لیکن ابھی تک چوکیدار کی اسامی نہیں ہے۔ آپ اندازہ لگائیں کہ جز (ج) میں جواب آیا ہوا ہے کہ چوکیدار کی اسامی ہی نہ ہے۔ ایسا کیوں ہے؟

جناب سپیکر: یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے، وہاں SNE ہو جائے گی۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس وقت جو حالات ہیں ہم ہزاروں کی تعداد میں چوکیدار بھرتی کریں گے۔ جن سکولوں میں چوکیداروں کی کمی ہے وہ پوری کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اس سکول کے اندر ہم دو نئے کمرے بھی بنوا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر فرزانہ نذیر صاحبہ کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2213 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گورنمنٹ لیڈی میکلیگن گرلز ہائی سکول میں سائنس کی طالبات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2213: ڈاکٹر فرزانہ نذیر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لیڈی میکلیگن گورنمنٹ گرلز ہائی سکول لاہور میں کلاس دہم کے مختلف سیکشن میں سائنس پڑھنے والی طالبات کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) فزکس، کیمسٹری اور الجبرا پڑھانے والی اساتذہ کرام کے نام اور ان کی تعلیم اور تجربہ کے بارے میں ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) ہفتہ میں پریکٹیکل کے کتنے پیریڈ ہیں، کیا پریکٹیکل رومز میں استعمال ہونے والے آلات پورے ہیں۔ اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) لیڈی میکلیگن گورنمنٹ گرلز ہائی سکول لاہور میں کلاس دہم کے مختلف سیکشن میں سائنس پڑھنے والی طالبات کی تعداد 157 ہے۔

(ب) فزکس، کیمسٹری اور الجبرا پڑھانے والی اساتذہ کے نام اور ان کی تعلیم، تجربہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام اساتذہ کرام	عہدہ	تعلیم	تجربہ
فوزیہ نذیر	SST (Sc)	ایم ایس سی کیمسٹری، ایم ایڈ	4سال 3ماہ
عاصمہ اقبال	SST (Sc)	ایم ایس سی کیمسٹری، ایم اے ایجوکیشن	4سال 3ماہ
نعیمہ شاہد	SST (Sc)	ایم فل، کیمسٹری، بی ایڈ	1سال 7ماہ
عفت لطیف	SST (Sc)	ایم ایس سی (باٹنی) ایم ایڈ	10سال
شازیہ معراج	SST (Sc)	ایم فل، زوآلوجی، بی ایڈ	10سال

(ج) ہفتہ میں ہر سیکشن کے لئے پریکٹیکل کے دو پیریڈ ہوتے ہیں اس کے علاوہ ماہ نومبر تا جنوری روزانہ طالبات کو پریکٹیکلز کرائے جاتے ہیں۔ پریکٹیکل رومز میں استعمال ہونے والے آلات مکمل ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! اس سکول میں کلاس دہم سائنس کے کتنے سیکشنز اور کتنے کلاس رومز ہیں؟ انہوں نے طالبات کی تعداد بتائی ہے مگر مجھے یہ بھی جاننا ہے تاکہ مجھے average پتا چلے کہ اس سکول میں سائنس کے کتنے سیکشنز ہیں؟

جناب سپیکر: کیا سائنس کے سیکشن ہیں؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں نے سائنس کا ہی پوچھا ہے کہ کلاس دہم کے مختلف سیکشنز میں سائنس پڑھنے والی طالبات کی تعداد بتائی جائے؟

جناب سپیکر: کیا الجبرا بھی سائنس میں آتا ہے؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جی، فزکس، کیمسٹری، بیالوجی، ریاضی اور جو الجبرا نہیں پڑھے گا وہ سائنس کا student نہیں ہوتا وہ آرٹس کا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! یہ نیا سوال بنتا ہے کیونکہ انہوں نے جو سوال پوچھا تھا اس میں انہوں نے تعداد پوچھی تھی اور اساتذہ کرام کے نام، ان کی تعلیم اور تجربے کے بارے میں پوچھا ہے وہ تفصیل ہم نے مہیا کر دی ہے۔ یہ جو پوچھ رہی ہیں اس حوالے سے نیا سوال بنتا ہے۔ یہ نیا سوال پیش کریں ہم اس کا جواب دے دیں گے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! یہ نیا سوال کیسے بنتا ہے؟ میں نے تو یہ پوچھا ہے کہ کلاس دہم کے سیکشن میں پڑھنے والی طالبات کی تعداد کتنی ہے جس کے جواب میں بتایا ہے کہ طالبات کی تعداد 157 ہے۔ میں پوچھ رہی ہوں کہ سیکشن کتنے ہیں، کیا ایک ہی سیکشن میں 157 طالبات ہیں یا پھر دو، تین یا چار سیکشن ہیں؟ کم از کم پتا تو چلے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! یہ تو common sense کی بات ہے کہ مختلف sections ہی ہوں گے لیکن چونکہ یہ ان کا نیا سوال بنتا ہے اس لئے یہ نیا سوال دیں کہ اس سکول میں کتنے سیکشن ہیں تو ہم اس کا جواب دے دیں گے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں ہی بتا دیتی ہوں کیونکہ میں اس سکول کا visit کر کے آئی ہوں۔ اس کے تین سیکشن اے، بی اور سی ہیں۔ میں نے دیکھنا تھا کہ یہاں پر کتنے vigilant لوگ ہیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! مکمل sense apply کرنے کی ضرورت ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! جب کوئی سوال کیا جاتا ہے تو وہاں جا کر دیکھا بھی جاتا ہے کہ سوال ٹھیک بھی ہے کہ نہیں، اس سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا ہے کہ فزکس، کیمسٹری اور الجبرا پڑھانے والی اساتذہ کرام کے نام، ان کی تعلیم اور تجربہ کے بارے میں ایوان کو آگاہ کریں؟ یہاں جواب میں لکھا گیا ہے کہ فوزیہ نذیر، ایم ایس سی کیمسٹری، عاصمہ اقبال ایم ایس سی کیمسٹری، نعیمہ شاہد ایم فل کیمسٹری، عفت لطیف ایم ایس سی باٹنی اور شازیہ معراج ایم فل زوآلوجی ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ الجبرا اور فزکس کون پڑھاتا ہے، وہاں کوئی ایم ایس سی (میتھ) ہے اور نہ ہی کوئی ایم ایس سی فزکس ہے تو سائنس کے students کس طرح امتحان دیتے ہیں اور ان کو الجبرا کون پڑھاتا ہے؟

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! ایس ایس ٹی پڑھا سکتے ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! جواب میں الجبرا یا فزکس کے کسی teacher کے بارے میں لکھا ہی نہیں ہے، نہ ہی فزکس کی کوئی teacher ہے، صرف ایم ایس سی کیمسٹری کی teacher ہے۔ صرف کیمسٹری اور بیالوجی ہی نہیں بلکہ فزکس اور math بھی میٹرک میں important subjects ہوتے ہیں۔ وہاں اساتذہ کرام سرے سے ہی غائب ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ وہاں پر students کو میتھ اور فزکس نہیں پڑھائی جاتی۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس سوال کے جواب جز (ب) میں پانچویں نمبر پر عفت لطیف باٹنی کی ہیں اور اس کے بعد شازیہ معراج زوآلوجی کی ٹیچر ہیں۔ باٹنی اور زوآلوجی بی ایس سی میں پڑھائی جاتی ہے اور جس نے ایم ایس سی کی ہوئی ہو وہ سارے subjects پڑھا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: ابھی یہ پوچھیں گی کہ الف کی دو جمع ب کی دو جمع دو الف ب۔ (قہقہے)

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! جنہوں نے ایم ایس سی بیالوجی کی ہوتی ہے وہ بی ایس سی میں کیمسٹری اور زوآلوجی رکھتے ہیں، میتھ نہیں رکھتے۔ ڈبل میتھ کے ساتھ ایم ایس سی میتھ ہوتا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! انہوں نے سوال میں math کا پوچھا ہی نہیں ہوا۔ انہوں نے سوال میں فزکس اور کیمسٹری کا پوچھا ہوا ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! الجبرا کس کو کہتے ہیں؟ الجبرا کو انگلش میں math ہی کہتے ہیں۔

MR SPEAKER: Question hour is over now.

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

مظفر گڑھ: اپ گریڈ کئے گئے سکولوں کی تعداد و سٹاف کی کمی کو پورا کرنے کی تفصیلات

*695: ملک احمد یار ہنجرا: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔251 مظفر گڑھ میں سال 2009 سے 2013 تک کل کتنے بوائز/گرلز، پرائمری، مڈل، ہائی سکولز کو اپ گریڈ کیا گیا سکول وار تفصیل فراہم کریں؟

(ب) اپ گریڈ کرنے کی وجہ سے مذکورہ سکولوں میں سٹاف کی جو کمی ہوئی، کیا اس کو پورا کر دیا گیا ہے اگر نہیں تو سٹاف کی اس کمی کو کب تک پورا کر دیا جائے گا؟

(ج) نئی create کی جانے والی اسامیوں میں سے کتنی اور کون کون سی اسامیوں پر بھرتی مکمل ہو چکی ہے، تفصیل فراہم کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی-251 مظفر گڑھ میں سال 2009 سے 2013 تک مندرجہ ذیل سکولز اپ گریڈ کئے گئے۔

اپ گریڈ سکول ہائی سے ہائر (گرلز)

1- گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول احسان پور

اپ گریڈ سکول مڈل سے ہائی (بوائز)

1- گورنمنٹ بوائز ہائی سکول کوٹ ادو نمبر 2۔

اپ گریڈ سکولز پرائمری سے مڈل (بوائز)

1- گورنمنٹ بوائز ایلیمنٹری سکول شاہ والا جدید۔

2- گورنمنٹ بوائز ایلیمنٹری سکول یوسف والا (نیو اجراء بطور مڈل)۔

اپ گریڈ سکول پرائمری سے مڈل (گرلز)

سکول وار Approval Letters کی کاپی ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ سکولوں کو اپ گریڈ کرنے کی وجہ سے سٹاف کی کمی کو کسی حد تک پورا کر دیا گیا ہے۔ البتہ خالی رہ جانے والی اسامیوں کو صوبائی سطح پر PPSC یا تبادلہ جات / پروموشن / آئندہ ہونے والی بھرتی کے ذریعے پر کر دیا جائے گا۔

(ج) نئی Create کی جانے والی 16 اسامیوں پر بھرتی مکمل ہو چکی ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- پرنسپل	2- ایس ایس ایس	3- ایس ایس	4- ایس ایس ای	5- ایس ای ایس ای	6- ای ایس ای	7- جونیئر کلرک
01	01	04	02	05	01	02

ضلع راولپنڈی: سکولوں کی عمارات و مسنگ فیسلیٹیز کی تفصیلات

*1285: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں کل کتنے گرلز اور بوائز ہائی سکولوں کی اپنی عمارات نہ ہیں؟

(ب) کیا حکومت رواں سال میں ان کی اپنی عمارات بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) بچیوں کے کتنے سکول ایسے ہیں جن کی چار دیواری اور بیت الخلاء نہ ہے؟

(د) ان بچیوں کے سکولوں کی missing facilities کو حکومت رواں سال میں حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع راولپنڈی میں صرف ایک گورنمنٹ گرلز سکول ڈھیری حسن آباد کرایہ کی عمارت میں چل رہا ہے۔

(ب) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ڈھیری حسن آباد راولپنڈی کینٹ ایریا میں واقع ہے۔ یہ شہر کا گنجان اور مہنگا ترین علاقہ ہے۔ مفت زمین کا ملنا نا ممکن ہے۔ اس لئے سکول کرائے کی بلڈنگ میں چل رہا ہے۔ حکومت پنجاب محکمہ تعلیم کے قواعد و ضوابط کے مطابق اگر کمیونٹی / اہل علاقہ کی طرف سے سکول کے لئے زمین فراہم کی گئی تو عمارت کا بندوبست کر دیا جائے گا۔

(ج) ضلع راولپنڈی میں بچیوں کے 99 سکولز کی چار دیواری نہ ہے۔ ان میں سے 82 سکولوں کے لئے منظوری دی جا چکی ہے۔ کاپی ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید 14 سکولوں کے PC-I اور Rough Cost Estimates تیار کر کے منظوری کے لئے بھیج دیا گیا۔ کاپی ضمیمہ (بی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ باقی تین سکولوں کی چار دیواری کے لئے جائزہ رپورٹ تیار کی جارہی ہے جو موجودہ مالی سال کے دوران مکمل ہو جائے گی۔

(د) جی ہاں! مذکورہ سکول میں missing facilities کی سہولیات مہیا کر دی جائیں گی۔

ضلع راولپنڈی: پرائمری سکولوں کی اپ گریڈیشن و عمارات کی تفصیلات

*1286: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ضلع راولپنڈی میں کتنے پرائمری سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا؟

(ب) کتنے سکول ایسے ہیں جن کی عمارات مکمل ہونے کے باوجود ان میں کلاسز کا اجراء نہیں ہو سکا؟

(ج) ان عمارات کو کب تک مکمل اور کلاسز کا اجراء کروا دیا جائے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ضلع راولپنڈی میں 32 بوائز اور 49 گرلز پرائمری سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا تفصیل ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع راولپنڈی میں ایسا کوئی سکول نہ ہے۔ جس کی عمارت مکمل ہو اور کلاسز کا اجراء نہ ہوا ہو۔

(ج) جواب جز (ب) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

لاہور:ای ڈی او آفس کو بجٹ کی فراہمی ودیگر تفصیلات

*1443: محترمہ فائزہ احمد ملک :کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ای ڈی او ایجوکیشن آفس لاہور کا سال12۔2011 کا کل بجٹ کتنا تھا؟

(ب) یہ بجٹ کتنا خرچ ہوا اور کتنا surrender کیا گیا؟

(ج) کتنا بجٹ سرکاری گاڑیوں کی مرمت/پٹرول وڈیزل پر خرچ کیا گیا؟

(د) کتنا بجٹ تنخواہوں کی مد میں خرچ ہوا؟

(ہ) کتنا بجٹ ٹی اے/ڈی اے پر خرچ ہوا؟

(و) مذکورہ عرصہ میں ٹی اے/ڈی اے کی مد میں گریڈ16 اور اوپر کے ملازمین کو جوادائیگی ہوئی ہے اس کی تصدیق کروائی گئی ہے؟

(ز) گریڈ16 اور اوپر کے ملازمین جن کو ٹی اے/ڈی اے کی ادائیگی ہوئی ہے، ان کے نام، عہدہ گریڈ اور انہوں نے یہ ٹی اے/ڈی اے کس کس مقصد/سفر کے لئے حاصل کیا؟

(ح) کیا حکومت اس دفتر کے سال12۔2011 کے اخراجات کا خصوصی آڈٹ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ای ڈی او ایجوکیشن، آفس لاہور کا سال12-2011 کا کل بجٹ-/8,83,36,267 روپے تھا۔ بجٹ کی تفصیل ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مبلغ-/4,09,45,688 روپے خرچ ہوا جبکہ-/4,73,90,579 روپے surrender کیا گیا۔

(ج) سرکاری گاڑیوں کے پٹرول و ڈیزل پر کل-/2,25,236 روپے خرچ کئے گئے جبکہ -/1,32,233 روپے مرمت پر خرچ کئے گئے۔

(د) ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں-/2,28,12,463 روپے خرچ ہوا۔

(ہ) ٹی اے/ڈی اے کی مد میں کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔

(و) جواب جز(ہ) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(ز) جواب جز(ہ) اور (و) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(ح) آڈٹ ڈیپارٹمنٹ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور دفتر کا آڈٹ کر چکی ہے۔ آڈٹ کی کاپی ضمیمہ (بی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: ای ڈی او آفس میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1444: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ای ڈی او ایجوکیشن آفس لاہور میں گریڈ 11 اور اوپر کے ملازمین جو اس وقت کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور ان کے فرائض کی تفصیلات بتائیں؟

(ب) ان میں سے کتنے ملازمین کے پاس ایک سے زیادہ سیٹوں کا اضافی چارج ہے؟

(ج) ان میں سے کتنے ملازمین کے خلاف کس کس بناء پر محکمانہ انکوائریاں کب سے چل رہی ہیں، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) ان میں سے کس کس ملازم کا عرصہ تعیناتی اس دفتر کا تین سال سے زائد ہے اور ان کو تین سال سے زائد تعینات کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) اس وقت کس کس ملازم کے خلاف محکمہ انٹی کرپشن پنجاب میں کس کس بناء پر کارروائی چل رہی ہے؟

(و) اس وقت کتنے ملازم کس کس بناء پر معطل ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ای ڈی او ایجوکیشن آفس لاہور میں گریڈ 11 اور اس کے اوپر کے ملازمین جو اس وقت کام کر رہے ہیں ان کے نام و عہدہ اور ان کے فرائض کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان میں سے کسی ملازم کے پاس ایک سے زائد سیٹوں کا اضافی چارج نہ ہے۔

(ج) دفتر ای ڈی او ایجوکیشن لاہور کے کسی ملازم کے خلاف کوئی ریگولر انکوائری نہ ہے۔

(د) دفتر ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (ایجوکیشن) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور میں عرصہ تین سال سے زائد کام کرنے والے ملازمین کے نام ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔ تاہم کسی بھی ملازم کا ایک سیٹ پر تعیناتی کا عرصہ تین سال سے زائد نہ ہے۔

(ہ) اس سلسلے میں عرض ہے کہ 2010 میں اس وقت کے DCO Lahore نے دفتر ہذا کے صرف ایک ملازم طارق محمود باجوہ جو اس وقت دفتر ہذا میں بطور ڈپٹی ڈائریکٹر

ایکس ایم سی ایل کام کر رہے ہیں کے خلاف جب وہ داتا گنج بخش میں بطور Enforcement Inspector کام کر رہے تھے ACE میں غیر قانونی بلند و بالا عمارات تعمیر کرنے کے سلسلے میں FIR درج کروائی تھی اس کے علاوہ دفتر کے کسی اور ملازم کے خلاف ACE میں کوئی کیس نہ ہے۔

(د) اس وقت کوئی بھی ملازم معطل نہ ہے۔

فیصل آباد: پی پی۔58 میں اپ گریڈ کئے گئے سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1833: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔58 فیصل آباد میں یکم جنوری 2009 سے آج تک کن کن سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا، ان سکولوں کے نام اور جگہ بتائیں؟

(ب) اپ گریڈ کئے گئے سکولوں میں حکومت نے کیا کیا سہولیات فراہم کیں، تفصیلات سکول وار بتائیں؟

(ج) کتنے اپ گریڈ کردہ سکول ایسے ہیں جن میں ٹیچرز نہ فراہم کرنے کی وجہ سے ابھی تک ورک نہ کر رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت ان سکولوں میں ٹیچرز فراہم کرنے اور ان کو فنکشنل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔58 فیصل آباد میں یکم جنوری 2009 سے آج تک گیارہ سکولز کو پرائمری سے مڈل، چار سکولز کو مڈل سے ہائی اور ایک ہائی سکول کو ہائر سیکنڈری میں اپ گریڈ کیا گیا، تفصیل ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ اپ گریڈ کئے گئے سکولوں میں کلاس رومز، ٹائلٹ بلاک، چار دیواری اور کمرہ جات کی بنیادی سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (بی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ حلقہ میں کوئی بھی اپ گریڈ کردہ سکول ایسا نہ ہے۔ جس میں ٹیچرز نہ فراہم کرنے کی وجہ سے ورک نہ ہو رہا ہو۔

(د) مذکورہ حلقہ کے تمام اپ گریڈ سکولز فنکشنل ہیں اور البتہ اساتذہ کی خالی اسامیوں کو آئندہ ریکروٹمنٹ میں حکومت کی پالیسی کے مطابق پر کر دیا جائے گا۔

ضلع رحیم یار خان: حبیب آباد سکول کی زمین پر ناجائز قبضہ کی تفصیلات

*1848: قاضی احمد سعید: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول حبیب آباد تحصیل لیاقت پور (رحیم یار خان) کی جنوبی سائیڈ اور دیوار کے ساتھ سکول کے اندر سرکاری رقبہ جو کہ سکول کا ہے، ایک شخص نے قبضہ کر کے ڈیرہ بنا لیا ہے؟

(ب) یہ قبضہ کب کیا گیا تھا اور اس پر محکمہ نے کیا ایکشن لیا تھا؟

(ج) محکمہ نے مذکورہ سرکاری اراضی واگزار کروانے کے لئے کیوں ایکشن نہ لیا ہے نیز اس شخص کے خلاف کوئی قانونی کارروائی کیوں نہیں کی گئی، کب تک اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی؟

(د) محکمہ کب تک اس سے سرکاری زمین واگزار کروانے کا ارادہ رکھتا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے۔ اسسٹنٹ کمشنر لیاقت پور کی رپورٹ کے مطابق ایک شخص محمد اقبال ولد نذیر احمد قوم موتھانے گورنمنٹ بوائز ہائی سکول حبیب آباد تحصیل لیاقت پور (رحیم یار خان) کی جنوبی دیوار کے باہر اپنا ڈیرہ بنا یا ہوا ہے جو کہ سکول کی حد میں شامل نہیں۔ کاپی ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اسسٹنٹ کمشنر لیاقت پور کی انکوائری رپورٹ کے مطابق سکول کے رقبہ پر کسی قسم کا قبضہ نہیں کیا گیا نیز جس جگہ پر سکول بنا ہوا ہے وہ سرکاری نہ ہے بلکہ دو مخالف گروہوں کا مشترکہ کھاتہ ہے اور یہی لوگ سکول کی اراضی کے مالک ہیں۔ ان کی تعداد 72 ہے اس لئے مذکورہ شخص کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا گیا۔ کاپی ضمیمہ (بی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جواب جز (ب) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(د) جواب جز (ب)، (ج) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

ضلع نارووال: پی پی۔134 میں سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1882: جناب منان خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-134 ضلع نارووال میں بوائز/گرلز پرائمری/مڈل اور ہائی سکولز کہاں کہاں واقع ہیں۔ مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ بالا حلقہ کے سکولز میں تعینات اساتذہ کے نام، عہدہ گریڈ مقام تعیناتی کی تفصیل فراہم کریں؟

(ج) درج بالا سکولز میں اساتذہ کی کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں، ان اسامیوں کو کب تک پر کر دیا جائے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی-134 نارووال میں کل 302 سکولز ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سکول لیول	بوائز	گرلز	میزان
پرائمری	74	162	236
مڈل	13	25	38
ہائی	17	11	28
ٹوٹل	104	198	302

یہ سکولز جہاں جہاں واقع ہیں ان علاقوں کی فہرست (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حلقہ پی پی-134 کے سکولز میں تعینات اساتذہ کے نام، عہدہ، گریڈ، مقام تعیناتی کی فہرست (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) درج بالا سکولز میں کل 320 اسامیاں 2012 سے خالی تھیں۔ ان میں سے فروری 2014 کو 157 اسامیاں پُر کر دی گئی ہیں اور باقی 163 اسامیاں گورنمنٹ کی ہدایت کے مطابق میرٹ پر پُر کر دی جائیں گی۔

فیصل آباد: پی پی-57 کے بند پڑے سکولوں کی تفصیلات

*1936: جناب جعفر علی ہوچہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-57 تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں اکثر سکول سٹاف کی تعیناتی نہ ہونے کی وجہ سے بند پڑے ہیں؟

(ب) ایسے سکولوں کی تعداد کتنی ہے اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ج) ان سکولوں کو فنکشنل کرنے کے لئے حکومت کب تک سٹاف تعینات کر دے گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے کہ پی پی۔57 تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں کوئی سکول ایسا نہ ہے جو کہ سٹاف کی تعیناتی نہ ہونے کی وجہ سے بند پڑا ہو۔

(ب) جواب جز (الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) حلقہ پی پی۔57 کے تمام سکولز فنکشنل ہیں تاہم چند سکولوں میں اساتذہ کی اسامیاں خالی ہیں جنہیں نئی بھرتی ہونے پر پُر کر دیا جائے گا۔

فیصل آباد: پی پی۔57 میں گرلز سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1937: جناب جعفر علی ہوچہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔57 تحصیل تاندلیانوالہ میں گرلز پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) اس وقت کتنے سکولوں میں سٹاف کی کمی ہے، ان سکولوں کے نام اور خالی اسامیوں کی تفصیل عہدہ گریڈ وار بتائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس حلقہ کے متعدد اپ گریڈ کردہ مڈل اور ہائی گرلز سکولوں میں سٹاف تعینات نہ ہونے کی وجہ سے یہ سکول بھی عملی طور پر فنکشنل نہ ہیں؟

(د) کیا حکومت اس حلقہ کے تمام گرلز سکولوں میں ٹیچرز کی تعیناتی یقینی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔57 تحصیل تاندلیانوالہ فیصل آباد میں گرلز سکولوں کی کل تعداد 73 ہے جن میں گرلز پرائمری سکول(46)، گرلز مڈل سکول(23) اور گرلز ہائی سکول(04) ہیں۔

(ب) اس وقت 26 سکولز ایسے ہیں جہاں ٹیچنگ سٹاف کی چند اسامیاں خالی ہیں۔ ان سکولوں کے نام، اسامیوں کی تعداد اور خالی اسامیوں کی تفصیل ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پی پی۔57 تحصیل تاندلیانوالہ میں چار ہائی اور 23 مڈل سکول اپ گریڈ ہوئے ہیں جن میں کوئی بھی سکول ایسا نہ ہے جو سٹاف کی کمی کی وجہ سے عملی طور پر فنکشنل نہ ہو۔

(د) جی ہاں! مذکورہ حلقہ کے تمام سکولز میں اساتذہ کی خالی اسامیوں کو آئندہ نئی بھرتی پر پُر کر دیا جائے گا۔

لاہور: غیر رجسٹرڈ پرائیویٹ سکولوں کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*2233: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے غیر رجسٹرڈ نجی سکولوں کے خلاف کریک ڈاؤن کا فیصلہ کیا ہے؟

(ب) لاہور ڈویژن میں حکومت نے جنوری 2012 سے آج تک کتنے غیر قانونی اور غیر رجسٹرڈ نجی سکولوں کو سیل کیا اور کتنا جرمانہ کیا نیز کتنے سکولوں کو آخری اور حتمی نوٹسز جاری کئے گئے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) جی ہاں! لاہور ڈویژن کے اضلاع لاہور، شیخوپورہ، قصور اور ننکانہ صاحب میں متعلقہ ای ڈی اوز تعلیم نے حکومت کی ہدایات کے تحت غیر رجسٹرڈ سکولوں کے خلاف ایکشن لیا ہے۔

(ب) ضلع لاہور

ضلع لاہور میں جنوری 2012 سے آج تک کسی بھی غیر رجسٹرڈ نجی سکول کو سیل نہ کیا گیا ہے۔ ایک سکول کو جرمانہ کیا گیا ہے اور ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر سے حاصل کی گئی ابتدائی معلومات کی روشنی میں 29 سکولوں کو پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشنل انسٹیٹیوشنز (پروموشن اینڈ ریگولیشن) رولز 1984 کے تحت شوکاز نوٹس جاری کئے جا چکے ہیں۔

ضلع شیخوپورہ

ضلع شیخوپورہ میں جنوری 2012 سے آج تک کسی بھی غیر رجسٹرڈ نجی سکول کو سیل نہ کیا گیا ہے اور نہ ہی کسی کو جرمانہ کیا گیا ہے البتہ تین سکولوں کو سیل کرنے کے لئے حتمی نوٹس جاری کرنے کے بعد ایف آئی آر درج کرنے کے لئے متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر کو لیٹر لکھا گیا ہے۔ منظوری ملنے کے بعد مزید قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

ضلع ننکانہ صاحب

ضلع ننکانہ صاحب میں غیر رجسٹرڈ نجی سکولوں کی تعداد 169 ہے اور جنوری 2012 سے آج تک ان میں شامل کسی بھی سکول کو سیل نہ کیا گیا ہے تاہم ان کو رجسٹرڈ کروانے کے لئے متعلقہ

مالکان کو حتمی نوٹس جاری کر دیئے گئے ہیں اس ضمن میں ان کو مقررہ وقت دیا گیا ہے اگر اس کے بعد انہوں نے اپنے سکول رجسٹرڈ نہ کروائے تو انہیں قانونی کارروائی کر کے سیل کر دیا جائے گا۔

ضلع قصور

ضلع قصور میں جنوری 2012 سے آج تک 259 غیر رجسٹرڈ سکول تھے جن میں سے 229 کی رجسٹریشن کے احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں جبکہ 30 سکولوں کی فائلیں برائے رجسٹریشن موصول ہو چکی ہیں اور مقررہ معیار پر پورا اترنے والے سکولوں کی رجسٹریشن کے احکامات جلد ہی جاری کر دیئے جائیں گے۔

صوبہ میں ٹیچرز کی بھرتی کے لئے اقلیتوں کا کوٹا و دیگر تفصیلات

*2247: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) صوبہ میں سکولز ٹیچرز کی متوقع نئی بھرتی میں محکمہ تعلیم نے اقلیتوں کے لئے کتنا کوٹا مختص کیا ہے؟

(ب) اس کوٹا میں اقلیتوں کے لئے مضامین مخصوص کئے گئے ہیں یا یہ لوگ میرٹ کے مطابق بشمول اسلامیات و عربی کسی بھی مضمون کے لئے سلیکٹ ہو سکتے ہیں؟

(ج) کیا قادیانیوں / مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیتی کوٹا میں شامل کیا گیا ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو کیوں جبکہ قادیانی، مرزائی، لاہوری گروپ اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم نہیں کرتے اور نہ ہی وہ آئین پاکستان کو تسلیم کرتے ہیں؟

(د) کیا قادیانیوں، مرزائیوں کو اسلامیات اور عربی کا ٹیچرز بھرتی سے روکنے کے لئے کوئی پالیسی وضع کی گئی ہے اور وہ کیا ہے، اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے کیا حکومت اس بارے میں کوئی واضح پالیسی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) محکمہ تعلیم میں بھرتی برائے ایجوکیٹرز 2013 میں اقلیتوں کے لئے کل مشتہر شدہ اسامیوں کا پانچ فیصد کوٹا مختص کیا گیا ہے۔

(ب) بھرتی برائے ایجوکیٹرز 2013 میں اقلیتی کوٹا کے تحت درخواست گزار اقلیتی امیدوار میرٹ کے مطابق کسی بھی مضمون میں سلیکٹ ہو سکتا ہے۔ مخصوص مضامین کی شرط نہ رکھی گئی ہے۔

(ج) متعلقہ ضلع کا ڈومیسائل رکھنے والے تمام غیر مسلم درخواست گزاروں کو اقلیتی کوٹا میں شامل کیا جائے گا جن کے قومی شناختی کارڈ پر غیر مسلم لکھا ہوگا۔

(د) بھرتی پالیسی 2013 برائے ایجوکیٹرز میں قادیانیوں، مرزائیوں کو اسلامیات اور عربی کا ٹیچر بھرتی ہونے سے روکنے کے لئے کوئی شق موجود نہ ہے۔

قرآنی آیات و سورتوں کا نصاب تعلیم سے حذف کرنے کی تفصیلات

*2248: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پاکستان کی اکثریت میں آبادی مسلمان ہے، قرآن مجید ہمارے لئے ضابطہ حیات ہے اور زندگی کے ہر شعبہ میں ہماری راہنمائی کرتا ہے اس لئے سابقہ حکومتوں نے قرآن مجید کے مخصوص حصے نصاب میں شامل کئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اپریل 2012 سے عربی ششم کے سلیبس سے سورۃ البقرہ پر مشتمل پورا حصہ حذف کر دیا گیا ہے اب اس سال عربی ہفتم سے سورت آل عمران پر مشتمل حصہ نکال دیا گیا ہے اور آئندہ عربی ہشتم سے سورۃ یوسف، یٰسین، الواقعہ بھی نکال دی جائے گی؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو نصاب تعلیم سے قرانی آیات نکالنے کی کیا وجوہات ہیں اور یہ کس کے حکم پر ہو رہا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) نئے قومی نصاب میں قرآن پاک کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ مکمل قرآن پاک یعنی پورے تیس پاروں کو بتدریج پڑھانے کا اہتمام کیا گیا ہے اسلامیات لازمی کے مضمون میں جماعت آٹھویں تک ہر طالب علم بتدریج تیس پارے پڑھتا ہے۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

جماعت سوم-----------عربی حروف و حرکات کی پہچان (یسرنا القرآن سے)

جماعت چہارم----------پارہ نمبر 1 تا 3

جماعت پنجم-----------پارہ نمبر 4تا6
جماعت ششم-----------پارہ نمبر 7تا12
جماعت ہفتم-----------پارہ نمبر 13تا20
جماعت ہشتم-----------پارہ نمبر 21تا30

عربی کے منظور شدہ قومی نصاب 2007 میں عربی مضمون کے ماہرین اور جید علماء نے عربی کو بطور فنکشنل زبان پڑھانے پر زور دیا ہے۔ ماہرین عربی نے یہ کوشش کی ہے کہ عربی کا مضمون پڑھنے سے طالب علم عربی زبان کی بنیادی معلومات اور اس کے بنیادی اصول وضوابط سے آشنا ہو سکیں گے۔ یعنی جس طرح طلباء کو اردو اور انگلش زبان سکھائی جاتی ہے اسی طرح بچوں کو عربی زبان بھی سکھائی جائے تا کہ وہ عربی زبان کو پڑھنا، بولنا، سمجھنا اور لکھنا سیکھ سکیں۔

(ج) اسلامیات کا مضمون ہر طالب علم کے لئے لازمی ہے اور طالب علم عربی اور اسلامیات دونوں کو متوازی طور پر پڑھتا ہے۔ اسلامیات میں مکمل قرآن مجید (تیس پارے) پڑھنا ہر طالب علم پر لازم ہے، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرہ جماعت سوم، چہارم اور پنجم کے طلبہ کو اسلامیات (لازمی) میں پڑھائی جا رہی ہیں۔ اسی طرح سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 1تا39 اور سورۃ الانفال اسلامیات لازمی نہم تا بارہویں کے نصاب میں شامل ہے۔ مزید برآں بارہویں کی اسلامیات اختیاری میں سورۃ البقرہ کے ابتدائی 20 رکوع با ترجمہ بھی شامل نصاب ہیں۔ عربی کے مضمون کو بطور عربی زبان پڑھانے کا فیصلہ قومی نصاب برائے عربی 2007 مرتب کرنے والے ماہرین اور جید علماء نے کیا ہے جن کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

1۔ پروفیسر ڈاکٹر ضیاء الحق یوسفزئی	سابق چیئرمین شعبہ عربی، صدر شعبہ علوم اسلامیہ اور پاکستان سٹڈیز، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد۔
2۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی	سابق ڈائریکٹر ایجوکیشن کالجز فیصل آباد ڈویژن، فیصل آباد سابق وائس چانسلر محی الدین یونیورسٹی، نیریاں شریف آزاد کشمیر۔
3۔ پروفیسر ڈاکٹر فضل احمد	پروفیسر شعبہ القرآن والسنہ، کلیہ معارف اسلامیہ جامعہ کراچی، سابق ڈائریکٹر شیخ زید اسلامک سنٹر، جامعہ کراچی سابق چیئرمین شعبہ القرآن والسنہ، جامعہ کراچی۔
4۔ پروفیسر ڈاکٹر محسن نقوی	ڈائریکٹر ریسرچ زہرا پبلی کیشنز انٹرنیشنل، سابق ڈائریکٹر اسلامک سنٹر نارتھ کیرولائنہ یو۔ایس۔اے ڈائریکٹر اسلامک ایجوکیشن بورڈ، برطانیہ۔
5۔ پروفیسر ڈاکٹر سید علی انور	ڈین شعبہ زبان ہائے شرقیہ اور ثقافت، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد۔

6- مطلوب احمد رانا اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ کالج شیخوپورہ۔
7- شاہد حسیب اسسٹنٹ پروفیسر اسلام آباد ماڈل کالج برائے برائے طلباء ایف 8/4 اسلام آباد
جامعتہ المحبت، بہارہ کہو، اسلام آباد
8- ساجد علی سبحانی جامعتہ المحبت، بہارہ کہو، اسلام آباد۔

عربی کو بطور عربی زبان پڑھانے کا مقصد یہ ہے کہ طلبہ عربی زبان کے بنیادی اصول و قواعد سے آشنا ہو سکیں اور عربی اور قرآن و حدیث کو سمجھنے میں ممد و معاون ثابت ہوں۔ عربی زبان کی تدریس سے اسلامی تعلیمات (جو کہ بنیادی طور پر عربی زبان میں ہیں) کو سمجھنے میں آسانی اور سہولت ہو گی۔ عربی زبان کے ماہرین نے منظور شدہ قومی نصاب 2007 میں عربی بطور فنکشنل زبان پڑھانے کے درج ذیل مقاصد طے کئے ہیں۔

1. عربی زبان کے حروف تہجی، حرکات اور ابتدائی کلمات کو طلبہ پہچان سکیں۔
2. عربی زبان میں ابتدائی جملوں کی ساخت کو جان سکیں۔
3. عربی زبان روزمرہ استعمال کے جملوں کو سن کر سمجھ سکیں۔
4. عربی زبان میں لکھے گئے سادہ جملوں کی پہچان کر سکیں۔
5. عام گفتگو میں عربی کے سادہ جملوں کی پہچان کر سکیں۔
6. اپنے خیالات کو عربی میں ادا کر سکیں۔
7. عربی نظم و نثر کے مطالعہ کے بعد اس کے ابتدائی مفاہیم جان سکیں۔
8. دوران تعلیم مہارات اربعہ کی مشق کے بعد ان پر مناسب قدرت پا سکیں۔
9. سادہ عبارت میں مختلف موضوعات پر عربی میں خط و کتابت کر سکیں۔
10. عربی کے مضمون کو بطور زبان پڑھایا جائے۔

قرآن مجید، حدیث، فقہ، تاریخ اور علوم دینیہ کے علاوہ عمومی علوم و فنون کا صدیوں کا عظیم الشان ذخیرہ بھی عربی زبان میں ہے۔ چنانچہ دینی ضرورت کے علاوہ بھی ضروری ہے کہ عربی میں تحریر شدہ گوناگوں علوم و فنون سے استفادہ کر کے عظیم مسلمان علماء، محققین طب، منطق، فلسفہ، طبیعات، کیمیا، نباتیات، حیوانیات، جغرافیہ، علم الافلاک، حساب اور دیگر شعبہ ہائے حیات میں عظیم خدمات سے دنیا کو روشناس کرایا جائے اس لئے سائنس اور آرٹس کے مضامین کی تعلیم پانے والوں کے لئے عربی زبان سیکھنا ضروری ہے۔ عربی زبان مہد سے لحد تک ہر مسلمان کے ہمراہ جاتی ہے اور اس کے لئے شعوری اور لاشعوری طور پر عربی سے واقفیت ناگزیر ہے، عربی زبان اب اقوام متحدہ کی تسلیم شدہ چھ سرکاری زبانوں میں سے ایک زبان ہے۔ ان چھ زبانوں کے نام یہ ہیں۔
عربی، انگریزی، فرانسیسی، ہسپانوی، روسی اور چینی۔

عصر جدید میں عربی زبان کی وسعت واہلیت کے دلائل و مشاہدات بڑے واضح ہیں۔ دینی حیثیت کے ساتھ ساتھ علمی و ادبی، سرکاری، قومی اور بین الاقوامی زبان کی حیثیت سے عربی صف اوّل کی زبان شمار ہونے لگی ہے اس لئے قومی سطح پر فیصلہ کیا گیا تھا کہ عربی زبان کو روزمرہ بول چال اور فنکشنل زبان کے طور پر پڑھایا جائے تاکہ عرب اور اسلامی دنیا سے ہمارے سیاسی، معاشی، اقتصادی، ثقافتی اور معاشرتی روابط میں اضافہ ہو۔ عربی کے طے کردہ مذکورہ مقاصد اور عربی زبان کی ضرورت واہمیت کے پیش نظر عربی کی درسی کتب تیار کی جا رہی ہیں۔ کوئی بھی درسی کتاب حکومت کے منظور کردہ قومی نصاب کے مطابق ہی تیار کی جاتی ہے۔ عربی کی درسی کتب بھی منظور شدہ قومی نصاب کے تقاضوں اور ہدایات کے مطابق تیار کردہ ہیں۔ یہ نصاب قومی سطح کے ماہرین اور جید علما کی کمیٹی نے مرتب کیا ہے۔

ضلع شیخوپورہ: گورنمنٹ پائلٹ سیکنڈری سکول شرقپور کے مسائل کی تفصیلات

*2294: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) گورنمنٹ پائلٹ سیکنڈری سکول شرقپور ضلع شیخوپورہ میں ہیڈ ماسٹر کی اسامی کب سے خالی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ہر کلاس انچارج ہی تمام مضامین فزکس، کیمسٹری، بائیو، میتھ، انگلش، اردو خود پڑھاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تمام کلاس انچارج سکول میں پڑھانے کی بجائے تمام کلاسز کو اپنی اپنی اکیڈمی میں پڑھانے کو ترجیح دیتے ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک ہیڈ ماسٹر کی تقرری کر کے بچوں کو باقاعدہ مضمون وار ٹیچر سے پڑھنے اور مفاد پرست اساتذہ کی من مانیوں کو ختم کر کے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ پائلٹ سیکنڈری سکول شرقپور ضلع شیخوپورہ میں ہیڈ ماسٹر کی اسامی مورخہ 06-01-2013 سے خالی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ ٹیچرز کو مضمون وار پیریڈ دیئے گئے ہیں جو کہ اپنا اپنا مضمون ٹائم ٹیبل کے مطابق بڑی مہارت سے پڑھاتے ہیں۔ کاپی ٹائم ٹیبل ضمیمہ (اے) ایوان کی میز رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تمام کلاس انچارج اپنا اپنا پیریڈ مضمون وار سکول میں ہی پڑھاتے ہیں۔ کسی طالب علم کو کسی بھی اکیڈمی میں پڑھنے پر مجبور نہیں کیا جاتا اگر کسی طالب علم یا والدین کی طرف سے اس قسم کی کوئی شکایت موصول ہوئی تو اس ٹیچر کے خلاف قانونی کارروائی کی جائیگی۔

(د) جزہائے بالا کا جواب اوپر دیا جا چکا ہے۔

گورنمنٹ پائلٹ سیکنڈری سکول شرقپور ضلع شیخوپورہ میں سینئر ہیڈ ماسٹر گریڈ 20 کی اسامی ہے۔ ٹرانسفر پر پابندی ختم ہونے پر بذریعہ ٹرانسفر یا آئندہ پروموشن کے ذریعے اس پوسٹ پر سینئر ہیڈ ماسٹر کی تقرری کر دی جائے گی۔

لاہور: گورنمنٹ کمپری ہنسیو گرلز ہائی سکول میں ملازمین کی رہائش گاہیں و دیگر تفصیلات

*2303: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ کمپری ہنسیو گرلز ہائی سکول وحدت روڈ لاہور کا کل کتنا رقبہ ہے۔ کتنے رقبے پر عمارت ہے، کتنا رقبہ بطور گراؤنڈ استعمال کیا جاتا ہے اور کتنے رقبہ پر سکول ملازمین کی رہائش گاہیں تعمیر کی ہوئی ہیں؟

(ب) متذکرہ سکول میں تعمیر شدہ رہائش گاہوں میں کون کون سے ملازمین رہائش پذیر ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ وار بیان کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ سکول کی انچارج صاحبہ نے سکول ہذا میں بھینسیں رکھی ہوئی ہیں؟

(د) اگر جز (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت بھینسوں کو فوری طور پر سکول سے باہر نکالنے اور انچارج ہذا کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ کمپری ہنسیو گرلز ہائی سکول وحدت روڈ کا کل رقبہ 95 کنال، 7 مرلہ ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

	تفصیل	مرلے	کنال
1	رقبہ عمارت	00	16
2	رقبہ گراؤنڈ	00	40
3	رہائش ملازمین	00	04
4	متفرق گراسی پلاٹس تدریسی بلاکس	07	35

(ب) متذکرہ سکول کی تعمیر شدہ رہائش گاہوں میں جو ملازمین رہائش پذیر ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

	نام	عہدہ	گریڈ
1	مسز نسرین لطیف چودھری	پرنسپل	19
2	مسز ناصرہ پروین	SST	18
3	عارف علی ساجد	جونیئر کلرک	07
4	حافظ محمد وقار احمد	نائب قاصد	01
5	ریاض مسیح	خاکروب	02

(ج) سکول ہذا میں کسی قسم کا کوئی جانور کسی نے نہیں رکھا ہوا ہے اور نہ ہی اس کی اجازت ہے۔

(د) جواب جز (ج) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

صوبہ میں غیر رجسٹرڈ پرائیویٹ سکولوں کی بھرمار و دیگر بے قاعدگیوں کی تفصیلات

*2332: جناب محمد انیس قریشی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں اس وقت بے شمار پرائیویٹ سکول رہائشی علاقوں میں بلا اجازت چل رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اکثر ادارے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی منظوری کے بغیر رہائشی علاقوں میں کھولے گئے ہیں اور ان کی رجسٹریشن بھی نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان سکولوں میں معمولی تنخواہوں پر معمولی پڑھے لکھے نوجوانوں کو بچوں کو تعلیم دینے پر مقرر کیا ہوا ہے جبکہ بچوں سے ہزاروں روپے فیس کی مد میں لئے جا رہے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سرکاری اداروں کا معیار تعلیم ان پرائیویٹ سکولوں کی وجہ سے بہت متاثر ہو رہا ہے اور سرکاری سکولوں کے اساتذہ بھی ان پرائیویٹ سکولوں میں پڑھا رہے ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹیوشن سنٹرز اور خلاصہ جات تعلیمی معیار کو بری طرح متاثر کر رہے ہیں اور محکمہ تعلیم کوئی کارروائی نہیں کر رہا؟

(و) کیا حکومت ان پرائیویٹ سکولوں کی چیک اینڈ بیلنس کے لئے کوئی Effective Legislation لانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے پنجاب میں اس وقت چند پرائیویٹ سکولز بلا اجازت رہائشی علاقوں میں چل رہے ہیں۔

(ب) درست ہے کہ کچھ ادارے محکمہ تعلیم سے بغیر رجسٹریشن رہائشی علاقوں میں کام کر رہے ہیں۔

(ج) درست نہ ہے بلکہ سکول انتظامیہ اور ٹیچرز کے درمیان تنخواہ کا معاہدہ ہوتا ہے اور ٹیچر کی رضامندی سے ان کو تعلیمی اداروں میں بچوں کی تعلیم دینے کے لئے مقرر کیا جاتا ہے تاہم بعض سکول زیر تعلیم طلباء و طالبات سے فیسوں کی مد میں ہزاروں روپے وصول کر رہے ہیں۔

(د) درست نہ ہے بلکہ بعض سرکاری اداروں کے بچے بورڈ اور سنٹر کے امتحان میں نمایاں پوزیشن لیتے ہیں۔ سرکاری ادارہ کا ٹیچر نجی تعلیمی اداروں میں سرکاری ڈیوٹی کے دوران تدریسی فرائض سرانجام نہیں دے سکتا۔

(ہ) درست نہ ہے۔ محکمہ نے سرکاری تعلیمی اداروں میں جبری ٹیوشن پڑھانے اور خلاصہ جات استعمال کرنے پر پابندی عائد کر رکھی ہے اگر اس سلسلے میں محکمہ کو کوئی شکایت موصول ہوتی ہے تو فوری کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(و) پرائیویٹ سکولوں کے چیک اینڈ بیلنس کے لئے Effective Legislation محکمہ قانون کو ارسال کر دیا گیا ہے جو کہ ایک بل کی شکل میں اسمبلی میں پیش کر دیا جائیگا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری سکولز میں سپورٹس گرانٹ کی بندش سے متعلقہ تفصیلات

15: رانا محمد افضل: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ عرصہ دراز سے صوبہ بھر میں گورنمنٹ کے سکولوں اور کالجوں کو محکمہ سپورٹس کی گرانٹس بند کر دی گئی ہیں جن کی وجہ سے گورنمنٹ کے سکولوں اور کالجوں میں سپورٹس سرگرمیاں بند ہو چکی ہیں؟

(ب) کیا حکومت سکولز اور کالجز کو سپورٹس گرانٹس جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) جہاں تک صوبہ کے سرکاری سکولوں میں سپورٹس گرانٹس کا تعلق ہے اس ضمن میں باور کرایا جاتا ہے کہ 2001 میں ضلعی حکومتوں کے قیام کے بعد تمام تعلیمی اور انتظامی معاملات ضلعی حکومتوں کے سپرد کر دیئے گئے۔ پنجاب بھر کے تمام سرکاری سکولوں میں سکول کونسلز موجود ہیں یہ کونسلز انتظامی و مالی اختیارات رکھتی ہیں اور مقامی لوگوں کی مشاورت کے بعد سکولوں میں یہ امور چلائے جاتے ہیں۔ نان سیلری بجٹ (NSB) اور سکول کونسلز کے فنڈز سے سکولوں میں کھیلوں کے فروغ کے لئے رقم خرچ کی جا سکتی ہے تاہم اس کی منظوری متعلقہ سکول کونسل سے لینا ضروری ہے۔

(ب) جہاں تک سکولوں کو سپورٹس گرانٹ جاری کرنے کا تعلق ہے اس ضمن میں جواب جز (الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی جاتی ہے کہ نان سیلری بجٹ (NSB) کی مد میں موجود رقم کو سکولوں کی بنیادی سہولیات کی فراہمی کے لئے جن میں پینے کا صاف پانی، بجلی، ٹائلٹ بلاک اور فرنیچر وغیرہ شامل ہیں، خرچ کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح کھیلوں کے سامان کی خرید اور گراؤنڈز وغیرہ کی تعمیر و مرمت کے لئے بھی یہ رقم خرچ کی جا سکتی ہے۔ الگ سے سپورٹس گرانٹ کا اجراء زیر غور نہ ہے۔

فیصل آباد: سرکاری سکولز سے متعلقہ تفصیلات

35: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر کی حدود میں سرکاری گرلز و بوائز ہائی سکولوں کے نام اور جگہ کی تفصیل بتائیں؟

(ب) ان سکولوں کو سال 10-2009 سے 13-2012 تک سالانہ سکول وار کتنے فنڈز فراہم کئے گئے؟

(ج) اس عرصہ کے دوران جن سکولوں کو خصوصی فنڈز دیئے گئے ان کے نام اور فنڈز کی تفصیل بتائی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) فیصل آباد شہر کی حدود میں سرکاری گرلز و بوائز سکولوں کے نام اور جگہ کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ سکولوں کو سال 10-2009 سے 13-2012 تک سالانہ سکول وار فنڈز کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس عرصہ کے دوران سکولوں کو کوئی خصوصی فنڈز فراہم نہیں کئے گئے۔

تعلیمی سیشن 15-2014 میں پرائمری سطح پر انگلش ریڈنگ سکلز سے متعلقہ تفصیلات

44: محترمہ گلناز شہزادی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت تعلیمی سیشن 15-2014 میں پرائمری سطح پر انگلش ریڈنگ سکلز کے لئے کوئی نصاب تعلیم متعارف کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) پرائمری سطح پر اکیڈمک سیشن 14-2013 میں حاضر سروس ایجوکیٹرز کی مہارت میں بہتری کے لئے کتنی ورکشاپس کا انعقاد کیا گیا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پرائمری سطح کے لئے انگلش ریڈنگ سکلز کا الگ سے کوئی نصاب نہیں ہے اور نہ ہی ماضی میں ایسی کوئی مثال یا روایت رہی ہے۔ قومی نصاب انگلش کے تحت تیار ہونے والی درسی کتب میں ہی انگلش ریڈنگ سکلز موجود ہوتی ہیں۔ انگلش ریڈنگ سکلز کا الگ سے کوئی نصاب نہیں ہوتا۔

(ب) ڈائریکٹوریٹ آف سٹاف ڈویلپمنٹ، سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے تعلیمی سیشن 14۔2013 میں پرائمری سطح پر ایجوکیٹرز کی مہارت کے لئے گیارہ ٹریننگ ورکشاپس کا انعقاد کیا جن میں31,016 ایجوکیٹرز نے شرکت کی، جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ساہیوال: چیچہ وطنی میں بوائزاور گرلز پرائمری اور مڈل سکولز سے متعلقہ تفصیلات

54: جناب وحید اصغر ڈوگر: کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل چیچہ وطنی میں اس وقت کتنے بوائزاور گرلز پرائمری ومڈل سکول ہیں؟

(ب) حکومت سال14-2013 میں کتنے پرائمری اور مڈل سکولوں کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کیاایسے سکولوں کی نشاندہی کی جاچکی ہے، ایوان کو مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا جائے۔

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہود احمد خان):

(الف) تحصیل چیچہ وطنی میں بوائزاور گرلز پرائمری ومڈل سکولوں کی کل تعداد 464 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1	بوائزمڈل سکول	54
2	بوائزپرائمری سکول	175
3	گرلزمڈل سکول	101
4	گرلزپرائمری سکول	134
	کل تعداد	464

(ب) تحصیل چیچہ وطنی میں حکومت نے سال14-2013 میں درج ذیل سکولوں کو اپ گریڈ کیا ہے۔

بوائزپرائمری سے ایلیمنٹری لیول

1۔ گورنمنٹ ایلیمنٹری سکولL-12/90

2۔ گورنمنٹ ایلیمنٹری سکولL-12/95

3۔ گورنمنٹ ایلیمنٹری سکولL-11/10

4۔ گورنمنٹ ایلیمنٹری سکولL-14/19

5۔ گورنمنٹ ایلیمنٹری سکولL-12/97

گرلز پرائمری سے ایلیمنٹری لیول

1۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکولL-14/35-32
2۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکولL-12/66
3۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکولL-12/54

راجن پور: محکمہ سکولز ایجوکیشن کے زیر استعمال گاڑیاں اور ان کے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

59: سردار علی رضا خان دریشک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ سکولز ایجوکیشن کی کل کتنی گاڑیاں ہیں، یہ کون کون سے افسران کے زیر استعمال ہیں؟

(ب) مالی سال14۔2013میںP.O.Lکی مد میں کتنی رقم مختص کی گئی، کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کتنی رقم بقایا ہے؟

(ج) مالی سال14۔2013میں گاڑیوں کیM&Rکی مد میں کتنی رقم رکھی گئی اور کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ تعلیم کے زیر استعمال کل چھ گاڑیاں ہیں جو کہ درج ذیل افسران کے زیرِ استعمال ہیں۔

1	EDO (Eddo)	2	DEO (SE)
3	DEO (EE) (M)	4	DEO (EE) (W)
5	Dy. DEO (W)	6	Dy. DEO (W)

(ب) مالی سال14۔2013میںP.O.Lکی مد میں کل-/26,00,000روپے کی رقم مختص کی گئی تھی جس میں سے-/23,13,173روپے کی رقم خرچ ہوئی ہے۔ بقایا-/2,86,827 روپے کی رقم موجود ہے۔

(ج) مالی سال14۔2013میں گاڑیوں کیMaintenance and Repairکی مد میں کل -/6,00,000روپے کی رقم رکھی گئی تھی جس میں سے-/5,79,000روپے کی رقم خرچ ہوئی ہے اور بقایا-/21,000روپے کی رقم موجود ہے۔

حلقہ پی پی-263 میں سرکاری سکولز سے متعلقہ تفصیلات

68: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-263 ضلع لیہ میں کتنے گرلز و بوائز پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں اساتذہ کی کتنی تعداد منظور شدہ ہے اور خالی اسامیوں کی کتنی تعداد ہے؟

(ج) طلباء وطالبات کی پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں میں کتنی تعداد ہے؟

(د) کتنے گرلز و بوائز سکولز کی بلڈنگ نہیں ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی-263 ضلع لیہ میں گرلز و بوائز پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

سکول لیول	گرلز	بوائز	ٹوٹل
پرائمری	123	159	282
مڈل	23	18	41
ہائی	11	14	25
ٹوٹل	157	191	348

(ب) ان سکولوں میں اساتذہ کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 1497 ہے اور خالی اسامیوں کی تعداد 68 ہے۔

(ج) مذکورہ سکولوں میں پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کے طلباء و طالبات کی تعداد 46,822 ہے۔

(د) صرف ایک گرلز پرائمری سکول (جتاں والا) کی بلڈنگ نہ ہے۔ یہ سکول گورنمنٹ گرلز ہائی سکول واڑاں سہڑاں میں چل رہا ہے۔

لاہور: گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول گڑھی شاہو کو فراہم کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

132: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ نیو اسلامیہ گرلز پرائمری سکول گڑھی شاہو لاہور کو 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم کون کون سی مد میں مختص کی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سکول میں strength کے مطابق بچوں اور اساتذہ کے لئے فرنیچر نہ ہے؟

(ج) مالی سال14۔2013 میں سکول کو مسنگ فسلیٹیز کی مد میں کتنی رقم فراہم کی گئی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ نیو اسلامیہ گرلز پرائمری سکول گڑھی شاہو لاہور کو12۔2011 اور13۔2012 کے دوران پچیس پچیس ہزار کی رقم SMC مد میں فراہم کی گئی تھی۔

(ب) درست نہ ہے سکول میں بچوں اور اساتذہ کی strength کے مطابق فرنیچر موجود ہے۔

(ج) مالی سال14۔2013 میں سکول کو missing facilities کی مد میں کوئی رقم فراہم نہیں کی گئی چونکہ سکول میں تمام missing facilities (یعنی پانی، بجلی اور لیٹرین وغیرہ) کی سہولیات پہلے سے موجود ہیں۔

گورنمنٹ نیو اسلامیہ گرلز پرائمری سکول گڑھی شاہو لاہور سے متعلقہ تفصیلات

133: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ نیو اسلامیہ گرلز پرائمری سکول نزد پولیس چوکی گڑھی شاہو لاہور کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب) سکول میں کون کون سے سیکشن میں کتنی کتنی بچیاں تعلیم حاصل کر رہی ہیں؟

(ج) سکول کے12-2011 اور2013 کے نتائج کی شرح کیا رہی، کلاس وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ 2013 کے نتائج میں چہارم کلاس کی پاس بچیوں کو فیل کر دیا گیا، اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ نیو اسلامیہ گرلز پرائمری سکول نزد پولیس چوکی گڑھی شاہو لاہور1965 میں قائم ہوا۔

(ب) سکول ہذا میں سیکشن نہ ہیں بلکہ کلاس وار بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں جن کی کلاس وار تعداد درج ذیل ہے۔

نرسری	اول	دوئم	سوئم	چہارم	پنجم	کل تعداد
59	65	46	53	52	53	328

(ج) سکول کے 12-2011 اور 2013 کے کلاس وار نتائج کی شرح Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔2013 کے نتائج میں چہارم کلاس کی کسی بچی کو فیل نہیں کیا گیا۔

ضلع میانوالی کے پہاڑی علاقوں میں سکولز کی اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

153: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع میانوالی کے اکثر مقامات پر پہاڑی علاقہ ہونے پر مختلف سکولوں کی اپ گریڈیشن (بلڈنگ تعمیر نہ ہونے کی وجہ سے) رُکی ہوئی ہے، ان علاقوں کے نام بتائے جائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان علاقوں میں ٹھیکیدار تعمیری ریٹس کم ہونے کی وجہ سے کام نہیں کرتے، محکمہ نے اب تک اس سلسلہ میں کیا کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مسئلہ کی وجہ سے ضلع بھر میں تقریباً 17 سکیمیں عرصہ دراز سے نامکمل پڑی ہیں؟

(د) حکومت کب تک مذکورہ مسئلہ کے حل کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔ ضلع میانوالی کے اکثر مقامات کے پہاڑی علاقہ میں چند سکول واقع ہیں۔پہاڑی علاقہ پر واقع ہونے کے باعث ان کی اپ گریڈیشن بوجہ عدم تعمیر عمارات رُکی ہوئی ہے ایسے سکولوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

(1)	بورکھوئی	(2)	مرمنڈی	(3)	نریوب
(4)	تبی سر	(5)	ڈھوک بھرتال	(6)	کری کپتان
(7)	سونک	(8)	کمرسر	(9)	نواں
(10)	ترنگی غربی	(11)	کچے تندو خیل	(12)	ٹولہ بانگی خیل

(ب) درست ہے۔ ٹھیکیدار پہاڑی علاقہ ہونے کی وجہ سے ٹینڈر نہیں لیتے۔ محکمہ نے پہاڑی علاقہ کے حوالے سے زائد ریٹ کے لئے بذریعہ ڈی سی او میانوالی پی اینڈ ڈی کو خط لکھ دیا ہے اور منظوری کے بعد اخبار میں ٹینڈر دے دیئے جائیں گے اور عمارات کی تعمیر شروع کر دی جائے گی۔

(ج) درست ہے۔

(د) محکمہ پی اینڈ ڈی کی طرف سے جس وقت بھی ریٹ منظور کئے جائیں گے ٹینڈر اخبار میں دے دیئے جائیں گے اور تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

ضلع میانوالی: یونین کونسل نواں تھمے والی کے گرلز سکول کی اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

154: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ مڈل گرلز اسکول نواں یو سی تھمے والی ضلع میانوالی عرصہ دراز سے اپ گریڈ ہونے کے باوجود ابھی تک اس پر عملدرآمد نہیں ہو سکا، اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

درست ہے۔ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول نواں یو سی تھمے والی ضلع میانوالی کی اپ گریڈیشن منظور ہونے کے باوجود اس پر عملدرآمد نہ ہوا ہے۔ بلڈنگ بنانے کے لئے اخبار میں دو مرتبہ ٹینڈر مورخہ 22.10.2011 اور 29.10.2011 کو دیئے گئے لیکن کسی فرم نے ٹینڈر وصول نہ کیا کیونکہ مذکورہ سکول کے پہاڑی علاقہ میں واقع ہونے کی وجہ سے کوئی ٹھیکیدار گورنمنٹ کے موجودہ ریٹ پر کام کرنے کو تیار نہ ہے۔ اس پر محکمہ نے زائد ریٹ کی منظوری کے لئے ڈی سی او میانوالی کو لیٹر لکھا۔ ڈی سی او کی جانب سے پی اینڈ ڈی کو لیٹر لکھ دیا گیا ہے اور منظوری کے بعد اخبار میں ٹینڈر دے دیا جائے گا اور عمارت کی تعمیر شروع کر دی جائے گی۔

(ٹینڈر نوٹس Revised Administrative Approval کی کاپیاں Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں)

ضلع میانوالی میں ٹیچرز ٹریننگ کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

155: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں ٹیچرز کی ٹریننگ کے لئے کتنے ادارے کہاں کہاں کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں میں سال 13-2012 میں کتنے مرد و خواتین اساتذہ کو ٹریننگ دی گئی؟

(ج) مذکورہ ٹریننگ کے ان اداروں کی موجودگی میں مرد و خواتین اساتذہ کو سرگودھا اور لاہور تربیت کے لئے بھیجے جانے کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(د) اس ادارے کو سال 13-2012 میں کتنا بجٹ دیا گیا، کیا اس میں اضافے کی کوئی تجویز ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع میانوالی میں ٹیچرز ٹریننگ کے لئے ایک ادارہ گورنمنٹ کالج برائے ایلیمنٹری ٹیچرز / ڈسٹرکٹ ٹریننگ اینڈ سپورٹ سنٹر میانوالی کام کر رہا ہے۔

(ب) اس ادارے میں 13-2012 میں 2745 مرد و خواتین اساتذہ نے ٹریننگ حاصل کی۔

(ج) پنجاب بھر میں گریڈ 16 سے 17 میں ترقی پانے والے اساتذہ کے لئے ٹریننگ کو پروموشن پالیسی 2013 کے تحت حکومت پنجاب نے لازمی قرار دے دیا ہے۔ ترقی پانے والے اساتذہ کی تعداد مختلف اضلاع بشمول میانوالی میں کم تھی۔ ضلع میانوالی میں صرف 9 اساتذہ تھے اس لئے پنجاب بھر میں ڈویژن کی سطح پر ٹریننگ کا پلان بنایا گیا اس لئے سرگودھا ڈویژن کے بھی تین اضلاع میانوالی، خوشاب اور سرگودھا سے تعلق رکھنے والے اساتذہ کرام کو اکٹھا کر کے ڈویژن کی سطح پر ٹریننگ کروائی گئی۔ اسی طرح ماہر مضامین (ریاضی اور فزکس) کی ٹریننگ بھی لاہور میں کروائی گئی جس میں 11 اضلاع سے 25 اساتذہ نے ٹریننگ حاصل کی۔ پنجاب بھر کے اساتذہ کی تربیت کا پلان Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(د) 13-2012 کا بجٹ دو مختلف ہیڈز میں آیا۔ تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

کلسٹر ٹریننگ اینڈ سپورٹ سنٹر (CTSC)	ڈسٹرکٹ ٹریننگ اینڈ سپورٹ سنٹر (DTSC)
MI-4066	MI-4092
-/45,662,742 روپے	-/25,65,656 روپے

ضرورت کے تحت ضمنی بجٹ بھیجا جاتا ہے۔

تعلیمی اداروں میں اساتذہ کی جدید ٹیچنگ سکلز کی تربیتی کورس سے متعلقہ تفصیلات

173: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تعلیمی اداروں کے اساتذہ کو جدید ٹیچنگ سکلز کے تربیتی کورسز کروائے جاتے ہیں؟

(ب) ٹریننگ اور تربیت پر مامور اساتذہ کو ماہانہ کتنا الاؤنس دیا جاتا ہے، ٹریننگ حاصل کرنے والوں کو ٹی اے/ڈی اے کی مد میں کتنی رقم ادا کی گئی اور سال 2014 کے دوران اس مد میں مجموعی طور پر کتنے اخراجات ہوئے، تفصیل بتائی جائے؟

(ج) جن اساتذہ کو کروڑوں روپے کے اخراجات سے ٹریننگ کروائی جاتی ہے کیا یہ اساتذہ ٹریننگ حاصل کرنے کے بعد اپنے سکولوں میں اس پر عملدرآمد کرتے ہیں؟

(د) کیا محکمہ کے پاس کوئی ایسا میکا نزم موجود ہے جو یہ چیک کرے کہ حاصل کی گئی ٹریننگ سے سکولوں میں استفادہ کیا جارہا ہے یا قوم کے کروڑوں کے وسائل کا ضیاع ہو رہا ہے؟

(ہ) کیا ہر مرتبہ ٹریننگ حاصل کرنے والے اساتذہ مختلف ہوتے ہیں یا انہی اساتذہ کو دوبارہ ٹریننگ دی جاتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے اساتذہ کو جدید ٹیچنگ سکلز کے تربیتی کورس کروائے جاتے ہیں۔

(ب) ٹریننگ اور تربیت پر مامور اساتذہ (کورس کوآرڈینیٹر اور سبجیکٹ سپیشلسٹ) کو بنیادی تنخواہ کا نصف الاؤنس کے طور پر دیا جاتا ہے۔ سال 2014 میں ٹریننگ کرنے والوں کو ٹی اے/ڈی۔اے کی مد میں -/28,60,54,950 روپے دیئے گئے۔ مجموعی طور پر ٹریننگ کے اخراجات سال 2014 میں -/37,26,18,615 روپے رہے۔ ہیڈ وار تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جن اساتذہ کو ٹریننگ کروائی جاتی ہے ان اساتذہ کو کلاس میں کام کرتے ہوئے assess کیا جاتا ہے۔ Assessment کرتے وقت ہمیشہ سکھانے کے عمل کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے حکومت پنجاب نے Mentoring Visit Form فارم ترتیب دیا ہے۔ جس میں تمام سکلز کی تفصیل انتہائی واضح انداز میں فراہم کی گئی ہے۔ تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ تعلیم سکولز ایجوکیشن نے تمام سکولوں کے پرائمری اساتذہ کے لئے ایک تفصیلی پروگرام لاگو کیا ہے جس کا نام CPD فریم ورک ہے۔ اس پروگرام کے تحت طلباء کو سال میں چھ دفعہ assess کیا جاتا ہے اور طلباء کی assessment اور اساتذہ کی مینٹورنگ رپورٹ کی روشنی میں اساتذہ کو جدید ٹیچنگ سکلز کی تربیت فراہم کی جاتی ہے۔

(ہ) وہ اساتذہ جو پہلی مرتبہ معیار پر پورا نہیں اترتے ان کو diagnostic training دی جاتی ہے اور اگر کوئی استاد دوسری دفعہ بھی معیار پر پورا نہ اُترے تو اُسے specialized training دی جاتی ہے۔ حال ہی میں محکمہ تعلیم نے 12352 اساتذہ کو diagnostic training اور 4357 کو specialized training فراہم کی ہے۔

بہاولنگر: فورٹ عباس میں سرکاری سکولز سے متعلقہ تفصیلات

182: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔284 بہاولنگر تحصیل فورٹ عباس میں بوائز اور گرلز ہائی سکولز کتنے ہیں دونوں کی علیحدہ علیحدہ تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا تحصیل فورٹ عباس کی آبادی کے مطابق سکولز کافی ہیں اگر کم ہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

(ج) کیا حکومت تحصیل فورٹ عباس میں مزید ہائی سکول بوائز/گرلز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) تحصیل فورٹ میں کل بوائز ہائی سکولز 16 ہیں اور جبکہ گرلز ہائی سکولوں کی تعداد 14 ہے سکولوں کی لسٹ annex-a ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل کی کل آبادی 4,45,000 ہے اور آبادی کے مطابق سکولوں کی تعداد کافی ہے۔

(ج) اگر ضرورت محسوس کی گئی تو مزید بوائز و گرلز ہائی سکول بنائے جا سکتے ہیں۔

پنجاب ایگزامینیشن کمیشن کے تحت 2014 میں امتحان دینے والے طلباء وطالبات کے بارے میں تفصیلات

188: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں پنجاب ایگزامینیشن کمیشن کے تحت 2014 میں پانچویں جماعت کے امتحانات میں شدید نوعیت کی بے ضابطگیاں پائی گئی ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کتنے طلباء وطالبات 2014 میں پانچویں جماعت کے امتحان میں appear ہوئے، کتنے پاس ہوئے، کتنے فیل ہوئے اور انگریزی کے مضمون میں کتنے طلباء وطالبات فیل ہوئے؟

(ج) کمیشن میں کتنے آفیسر اور دیگر سٹاف بھرتی ہیں، سکیل وعہدہ وار تفصیل بتائی جائے؟

(د) صوبہ بھر میں کتنے طلباء مڈل کے سالانہ امتحان میں appear ہوئے، کتنے پاس ہوئے اور کتنے فیل ہوئے، ضلع وار فیل شدگان طلباء وطالبات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) کیا حکومت اس طریقہ کو ختم یا تبدیل کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) 2014 کے پانچویں جماعت کے امتحانات کے انعقاد کے دوران انگریزی کا پرچہ 6اضلاع میں آؤٹ ہونے کی اطلاع پنجاب ایگزامینیشن کمیشن کو موصول ہوئی۔ پنجاب ایگزامینیشن کمیشن نے فوراً ان اضلاع میں آؤٹ شدہ پرچہ کینسل کر دیا اور متبادل پرچہ کا راتوں رات بندوبست کیا اس طرح صبح بچوں نے تبدیل شدہ پرچے کے مطابق امتحان دیا اور کسی قسم کے تعلیمی نقصان ہونے سے بچا لیا گیا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر فوراً انکوائری کمیٹی تشکیل دی گئی جس کی سفارشات کے مطابق ذمہ داران کو سزا دی گئی اور فوراً مقدمات محکمہ انٹی کرپشن کو بھجوائے گئے۔

(ب) پنجاب ایگزامینیشن کمیشن کے سال 2014 کے پانچویں جماعت کے امتحان میں 13,80,215 طلباء وطالبات appear ہوئے جن میں سے فیل شدگان کی تعداد 1,70,355 تھی اور پاس شدگان کی تعداد 12,09,860 جو (87.65 فیصد) تھی۔ انگریزی کے مضمون میں فیل ہونے والوں کی تعداد 48,284 ہے۔

(ج) کمیشن میں آفیسر اور دیگر سٹاف کی سکیل وعہدہ وار تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) صوبہ بھر میں مڈل کے سالانہ امتحان میں ٹوٹل 10,64,111 طلباء وطالبات appear ہوئے۔ 10,18,817 پاس اور 45,294 فیل ہوئے۔ ضلع وار تعداد Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) پنجاب ایگزامینیشن کمیشن 2006 میں قائم ہوا کمیشن کو پنجاب اسمبلی ایکٹ کے تحت 2010 میں خود مختار ادارہ بنا دیا گیا۔ کمیشن کے موجودہ نظام میں بہتری کے لئے وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر ڈاکٹر ظفر اقبال قریشی، چیئرمین Lumps کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ کمیٹی نے اپنی سفارشات سمری کی شکل میں وزیر اعلیٰ کو پیش کیں جن کی حتمی منظوری کے بعد ادارے کو مزید فعال بنانے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

حلقہ پی پی۔222میں سرکاری سکولز سے متعلقہ تفصیلات

211:جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ساہیوال حلقہ پی پی۔222 میں گرلز پرائمری سکول کی تعداد کتنی ہے، تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) مذکورہ حلقہ میں گرلز پرائمری وبوائز پرائمری سکولز کی علاقہ وار تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہوداحمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔222 ساہیوال میں گرلز پرائمری سکولوں کی تعداد 51 ہے۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ حلقہ میں گرلز پرائمری وبوائز پرائمری سکولز کی علاقہ وار تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

حلقہ پی پی۔222(ساہیوال) میں شیلٹر لیس سکولز سے متعلقہ تفصیلات

265:جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔222 میں شیلٹر لیس سکولز کی تعداد اور نام بتائے جائیں؟

(ب) حکومت نے 13۔2012 اور 14۔2013 کے دوران مذکورہ بالا سکولز کے لئے کتنا فنڈز رکھا، سال وار تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ج) حکومت کب تک شیلٹر لیس سکولز کی عمارات مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائی جائیں؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہوداحمد خان):

(الف) پی پی۔222 میں شیلٹر لیس سکولز کی تعداد 2 ہے جن کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔ گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول نتھوداد وصلی۔

2۔ گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول دولہ زیریں۔

(ب) سال13۔2012میں ان سکولز کے لئے فنڈز جاری نہیں ہوئے۔ تاہم گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول نتھو داد وصلی کی تعمیر ومرمت کے لئے حکومت نے سال14۔2013کے بجٹ میں 2.171ملین کے فنڈز جاری کئے ہیں اور سکول ہذا کی تعمیر کا کام جاری ہے۔

(ج) گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول دولہ زیریں کی عمارت کی تعمیر عدم دستیابی فنڈز کی وجہ سے رُکی ہوئی ہے۔ فنڈز کی فراہمی کے لئے ای ڈی او(F&P) ساہیوال کو لیٹر لکھ دیا گیا ہے۔ فنڈز کی منظوری کے بعد سکول ہذا کی عمارت کی تعمیر شروع کر دی جائے گی۔ لیٹر کی کاپی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

حلقہ پی پی۔222(ساہیوال) میں واقع سکولز سے متعلقہ تفصیلات

266:جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔222(ساہیوال) میں بوائز و گرلز کے کل کتنے پرائمری، مڈل، ہائی سکول ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) مذکورہ بالا سکولز میں طلباء و طالبات کی تعداد استعداد سے کم ہے یا زیادہ ہے، تفصیل فراہم کریں؟

(ج) ان سکولز میں14۔2013 میں کس کس سکولز کو اپ گریڈ کیا گیا اور15۔2014 میں کس کس سکولز کو اپ گریڈ کیا جانا مقصود ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) مذکورہ سکولز میں عملہ کی تعداد کتنی ہے، سکول وار تعداد بیان فرمائی جائے اور کس کس سکول میں عملہ کی تعداد سے کم ہے، سکولز اور اسامی وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔222(ساہیوال) میں بوائز و گرلز سکولوں کی تعداد درج ذیل ہے:

سکول لیول	بوائز	گرلز	ٹوٹل
پرائمری	60	51	111
مڈل	18	21	39
ہائی/ہائر سیکنڈری	20	06	26
ٹوٹل	98	78	176

ان سکولوں کے محل وقوع کی تفصیلات Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حلقہ پی پی-222 میں کل176 گرلز و بوائز سکولز ہیں ان میں سے 138 سکولوں میں طلباء و طالبات کی تعداد سکولوں کی استعداد سے زیادہ ہے جبکہ 38 سکولوں میں طلباء و طالبات کی تعداد استعداد کے مطابق ہے۔ تفصیلAnnex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

کل سکول	استعداد سے زیادہ	استعداد کے مطابق
176	138	38

(ج) سال14-2013 میں گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکولR-88/6 کو اپ گریڈ کیا گیا تھا۔ جبکہ15-2014میں اپ گریڈ ہونے والے سکولوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1. Govt. Girls Primary School, 87/9-L to Middle Level
2. Govt. Girls Elementary School, Mohammad Pur to High Level
3. Govt. Girls Elementary School, 96/6-R to High Level
4. Govt. Girls Community Model School, 110/9-L to Middle Level
5. Govt. Girls Community Model School, 58/GD to Middle Level

تفصیلAnnex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ سکولوں میں سکول وار عملہ کی تعداد کی تفصیلAnnex-D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جن سکولوں میں عملہ کی تعداد سے کم ہے ان کی تفصیل سکول اور اسامی وارAnnex-E ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: اب جناب امجد علی جاوید صاحب مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میرے سوال کا جز(ج) ابھی رہتا ہے۔

MR SPEAKER: Gone now, gone now.

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ ہم اب آگے جاچکے ہیں اور اگلی کارروائی شروع ہو چکی ہے۔آپ بقیہ سوالات کے جوابات پڑھ لیں۔

مسودہ قانون پاکستان کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سنٹر 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں

The Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2014

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔اگلی رپورٹ بھی آپ نے پیش کرنی ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جی۔

رپورٹ
(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: امجد علی جاوید صاحب مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی معیاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون امتناع شیشہ سموکنگ پنجاب 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"The Punjab Prohibition of Shisha Smoking Bill 2014 moved by Chaudhary Shahbaz Ahmad, MPA PP-143

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The Punjab Prohibition of Shisha Smoking Bill 2014 moved by Chaudhary Shahbaz Ahmad, MPA PP-143

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"The Punjab Prohibition of Shisha Smoking Bill 2014 moved by Chaudhary Shahbaz Ahmad, MPA PP-143

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

(اذان مغرب)

توجہ دلاؤنوٹس

(کوئی توجہ دلاؤنوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤنوٹسز کی طرف آتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤنوٹس محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے لیکن وہ موجود نہیں ہیں اور لاء منسٹر صاحب بھی نہیں ہیں لہذا اس توجہ دلاؤنوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤنوٹس محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کا ہے لیکن لاء منسٹر صاحب کی خالہ وفات پا گئی ہیں لہذا اس توجہ دلاؤنوٹس کو جمعرات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب 20 منٹ کے لئے وقفہ نماز کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے اجلاس
کی کارروائی 20 منٹ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر 5 بج کر 38 منٹ
پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق میاں طاہر صاحب کی ہے وہ تشریف نہیں رکھتے ان کی request آئی ہے لہذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے۔

ریجنل منیجر سوئی گیس سرگودھا کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز روّیہ

چودھری عامر سلطان چیمہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 12-دسمبر 2014 کو میں مفاد عامہ کے کام کے سلسلہ میں ریجنل منیجر سوئی گیس، سرگودھا جناب ہارون کے دفتر گیا۔ میں نے اپنی آمد کی اطلاع بھجوائی تو مجھے بتایا گیا کہ آفیسر موصوف فی الحال مصروف ہیں۔ کافی دیر انتظار کے بعد آفیسر موصوف نے مجھے اندر بلایا تو وہاں پر ایک اور آفیسر نعمان صاحب بھی موجود تھے۔ میں نے اپنی آمد کا مقصد بیان کیا تو مذکورہ دونوں آفیسروں نے تلخ لہجے میں بات کی اور میرا کام کرنے سے انکار کر دیا کہ آپ کا تعلق حزب اختلاف سے ہے لہذا ہم آپ کا کام کرنے کے پابند نہیں ہیں اور ویسے بھی ایم پی اے ہونا ہمارے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ آفیسر موصوف کے تضحیک آمیز اور تحکمانہ روّیے سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی ایک مہینے میں رپورٹ دی جائے۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اس سے پہلے کہ تحاریک التوائے کار پر کارروائی کا آغاز کریں میں ممبران کی توجہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 83(e) کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں جس

میں تحریر ہے کہ ایسی تحریک التوائے کار جن میں اٹھائے گئے معاملے پر بحث کے لئے پہلے سے تاریخ مقرر کی جاچکی ہو وہ اسمبلی میں پیش نہیں کی جاسکتی ہیں۔ چونکہ آج لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہو گی لہذا تحریک التوائے کار نمبر 1185/14 منجانب میاں خرم جہانگیر وٹو، خواجہ محمد نظام المحمود اور محترمہ فائزہ احمد ملک ایوان میں پیش نہیں ہو گی۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 920/14 چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر کی طرف سے ہے۔ یہ پڑھی جاچکی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پنجاب یونیورسٹی کی خواتین کھلاڑیوں کو قوت بڑھانے کے لئے ممنوعہ ادویات کے استعمال کے سکینڈل کا انکشاف

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! پنجاب یونیورسٹی انتظامیہ کھلاڑیوں کو کسی قسم کی ممنوعہ ادویات استعمال کرواتی ہے اور نہ ہی اس قسم کی ادویات کے استعمال کے نتیجے میں کھلاڑی طالبات کسی جسمانی امراض میں مبتلا ہوئی ہیں۔ شکایت کنندہ پانچ طالبات میں سے دو طالبات فوزیہ پروین اور زنیرہ لیاقت نے وزیراعلیٰ کو لکھی جانی والی درخواستوں سے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے اور اس کی تحریری طور پر تردید کی ہے اور بیان دیا ہے کہ ان کے جعلی دستخطوں سے یہ درخواست دائر کی گئی ہے۔ باقی ماندہ تین کھلاڑیوں کے داخلہ جات ان کی کلاسز اور امتحان سے مسلسل غیر حاضری کی بنیاد پر معطل کئے گئے۔ جن کھلاڑی طالبات پر ممنوعہ ادویات کے استعمال کا الزام لگایا گیا ہے ان میں سے ایک کھلاڑی کے Dope test کی مصدقہ رپورٹ حکومت پنجاب سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے موصول ہوئی ہے جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس الزام کی تردید کی گئی ہے جبکہ باقی تمام کھلاڑی طالبات بیان حلفی کے ذریعے الزام کی تردید کر چکی ہیں۔ مزید یہ کہ اس سلسلہ میں گورنر پنجاب کی ہدایت پر وائس چانسلر صاحب نے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جس کی رپورٹ کے مطابق یہ سب جھوٹ اور بے بنیاد الزامات ہیں اور پنجاب یونیورسٹی کی ساکھ کو متاثر کرنے کے لئے ایک سازش کی گئی ہے۔ کمیٹی کی رپورٹ بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار میاں طارق محمود صاحب کی ہے ان کی request آئی تھی لہذا اس

تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 942/14 چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر کی طرف سے ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو تحریک التوائے کار نمبر 908/14 کے ساتھ attach کیا جائے ان دونوں تحاریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار میاں طارق محمود صاحب کی ہے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے ان کی طرف سے بھی request آئی ہوئی ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوئے کار نمبر 995/14 محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کی تھی اور اس تحریک التوائے کار کا جواب ابھی آنا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب ابھی موصول نہیں ہوا لہذا میری استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1084/14 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کی طرف سے تھی اس کا بھی جواب آنا تھا۔

چنیوٹ جھنگ روڈ پر واقع سرکل نمبر 2 میں تعمیر شدہ رہائشیں، شوروم اور ورکشاپس بغیر پیشگی اطلاع و نوٹس مسمار کرنا

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ تحاریک التوائے کار move کی گئی ہیں جن میں دو نمبر 9956 اور 9958 ہیں۔ یہ دونوں خسرہ نمبر موضع چنیوٹ میں قبرستان کے اندراج کے متعلق ہیں۔ پہلے بھی اس کا اندراج 92-1991 سے اسی طور پر آرہا تھا اس کے بعد جب اس قبرستان کے نمبر پر چند لوگوں نے قبضہ کر لیا تو وہاں شہر کے ایک شخص نے حسب ضابطہ حد بندی کی درخواست دی۔ حد بندی کی رپورٹ کے مطابق جو خسرہ نمبر قبرستان کے تھے ان پر قبضہ پایا گیا۔ اس کی بنیاد پر حسب ضابطہ Land Revenue Act 1967 کی دفعہ 175 کے تحت کارروائی کی گئی اور مقبوضہ حصہ demolish کر کے اس کو واپس قبرستان کی شکل میں تبدیل کر دیا گیا۔ بعد ازاں پھر اس پر قبضہ ہو گیا اس پر پھر کارروائی کی گئی اور اس کا کچھ حصہ demolish کیا گیا لیکن تین کنال میں CNG سٹیشن بنا ہوا ہے وہ ابھی تک اسی حالت میں ہے۔ دیگر خسرہ نمبر پر بھی لوگوں نے

قبضہ کیا ہے اس کی اس وقت صورتحال یہ ہے کہ اس اراضی کی نسبت مختلف مقدمات دیوانی سول جج صاحب سے لے کر عدالت عالیہ تک زیر سماعت ہیں جس کی وجہ سے اِس وقت کارروائی رکی ہوئی ہے۔ جونہی فیصلہ عدالت عالیہ یا جج صاحبان کی عدالتوں سے ہوگا اس کے مطابق حسب ضابطہ کارروائی عدالتوں کے احکامات کی روشنی میں کی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ چکا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1103/14 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب ابھی تک موصول نہیں ہوا۔ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے اس کا نمبر 1105/14 ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ بھی same ہی ہے اور سیکرٹری بورڈ لاہور کے متعلق ہے۔ انشاء اللہ اس کا جواب جلد ہی منگوالیں گے اور دونوں تحاریک کے اکٹھے ہی جواب next week میں دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان دونوں تحاریک التوائے کار کے جواب next week میں دیئے جائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ کوئی اچھی روش تو نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب انشاء اللہ next week میں آ جائے گا۔ اگلی تحریک التوائے کار شیخ علاؤالدین کی ہے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی شیخ علاؤالدین کی ہے اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1124/14 چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر کی طرف سے ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب بھی آنا تھا۔

سزائے موت کے قیدیوں کی پھانسی پر پابندی کی وجہ سے جیلوں کے مسائل میں اضافہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): شکریہ۔ جناب سپیکر! اس وقت پنجاب کی جیلوں میں سزائے موت کے منتظر 5719 مرد اور 33 خواتین قیدی ہیں ان میں سے 5701 قیدی ایسے ہیں جن کی اپیلیں مختلف عدالتوں اور رحم کی اپیلیں صدر صاحب کے پاس زیرالتواء ہیں جبکہ صرف 57 اسیران ایسے ہیں جن کی رحم کی اپیلیں مسترد ہو چکی ہیں۔ مزید یہ کہ سزائے موت پر پابندی کا فیصلہ جو کہ پہلے حکومت پاکستان نے لگایا تھا اب وہ نوٹیفکیشن کے ذریعے واپس لے لیا گیا ہے۔ محکمہ جیل خانہ جات کا کام قیدیوں کی دیکھ بھال اور عدالتوں کے فیصلوں پر عملدرآمد کرانا ہے۔ حکومت پاکستان کی طرف سے یہ پابندی اٹھ گئی ہے اور سزائے موت کا عمل شروع ہو گیا ہے امید واثق ہے کہ عدالت عالیہ کے احکامات کے مطابق اور صدر صاحب کی رحم کی اپیلوں کے فیصلے کے ساتھ ہی انشاء اللہ اگلا process شروع ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ چکا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1128/14 چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی طرف سے ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا بھی جواب موصول نہیں ہوا اس تحریک التوائے کار کو بھی next week تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1131/14 چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر کی طرف سے ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا بھی جواب موصول نہیں ہوا کیونکہ یہ 19- نومبر کو وصول ہوئی تھی انشاء اللہ جلد ہی اس کا جواب منگوا لیتے ہیں۔ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! دیکھ لیں۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ 12- تاریخ کی ہے جو یہاں پیش کی گئی تھی، ان کو 19 تاریخ کو ملی ہے اور آج 22 تاریخ ہے یہ تحریک التوائے کار next week تک کے لئے pending کی گئی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار میاں طارق محمود کی ہے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1138/14 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے یہ بھی 12 تاریخ کو پیش کی گئی تھی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس کے لئے بھی استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending فرمایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گوندل صاحب! next week تک ان کے جواب آنے چاہئیں۔ اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1152/14 چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی ہے۔

سرکاری اراضی کو لیز پر نہ دے کر قومی خزانے کو نقصان پہنچانا

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔ جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ حکومت پنجاب کالونیز ڈیپارٹمنٹ نے مورخہ 26-11-2013 کے نوٹیفکیشن کے تحت یہ پالیسی وضع کی ہے کہ تمام رقبہ جات جو کہ حدود کمیٹی کے باہر بذریعہ بحکم نیلام عام مقامی لوگوں کی پانچ سالہ پٹہ پر الاٹ کر دی جائیں۔ اگر کوئی سرکاری اراضی کسی کے ناجائز قبضہ میں ہے تو اس کا پہلا حق ہے کہ وہ اس رقبہ کو پٹہ پر حاصل کر لے اگر وہ باقاعدگی سے تاوان ادا کر رہا ہے۔ جو رقبہ جات حدود کمیٹی کے اندر واقع ہیں انہیں ایک سالہ پٹہ پر مقامی لوگوں کو بذریعہ نیلام عام الاٹ کر دیا جائے۔ اسی اصول کے مطابق جو لوگ بھی قابض ہیں انہیں انہی rules کے مطابق allotment کی جائے گی اور پنجاب کے تمام اضلاع میں بے زمین لوگوں کو بذریعہ نیلام عام ساڑھے بارہ ایکڑ تک رقبہ الاٹ کرنے کا

عمل مورخہ 31-12-2015 تک جاری رہے گا اور اس سے حکومت کی آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ ہونے کا امکان ہے۔اس سکیم کے تحت قابل کاشت زمین لیز پر دی جا چکی ہے جس سے حکومت کو معقول آمدنی وصول ہو رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔اگلی تحریک التوائے کار شیخ علاؤالدین کی طرف سے ہے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1181/14 قاضی احمد سعید، خواجہ محمد نظام المحمود اور محترمہ فائزہ احمد ملک کی طرف سے ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1184/14 میاں محمد رفیق صاحب کی طرف سے ہے۔

منرل واٹر کی اکیس فیکٹریوں کے پانی کو مضر صحت قرار دیا جانا

میاں محمد رفیق: شکریہ۔جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جنگ" مورخہ 20۔نومبر 2014 کی اشاعت میں یہ روح فرسا خبر شائع ہوئی ہے کہ پنجاب بھر میں 21 کمپنیوں کے منرل واٹر کو مضر صحت قرار دے دیا گیا ہے جس پر صوبہ بھر کی ضلعی حکومتوں کو تمام منرل واٹر کمپنیوں کے خلاف سخت قانونی ایکشن لینے کا حکم جاری کیا گیا ہے۔پاکستان کونسل آف ریسرچ واٹر ریسورس سنٹر نے سہ ماہی مانیٹرنگ کے دوران راولپنڈی، لاہور، سیالکوٹ، ساہیوال، ڈیرہ غازی خان، ملتان سمیت دیگر اضلاع میں مختلف کمپنیوں کے منرل واٹر کے 68 سیمپلز حاصل کئے اور ان کی "پاکستان سٹینڈرڈ کوالٹی کنٹرول اتھارٹی"(PSQCA) کے قواعد کے مطابق جانچ پڑتال کی گئی جن میں سے اکیس کمپنیوں کے منرل واٹر میں کیمیکل اور مائیکرو بیالوجیکل اجزائی آلودگی پائی گئی جس پر ان تمام اکیس کمپنیوں کے منرل واٹر کو حفظان صحت کے منافی قرار دیا گیا ہے۔صارفین جو پہلے ہی کھانے پینے کی اشیاء میں ملاوٹ اور آلودگی کی وجہ سے مختلف بیماریوں میں مبتلا ہیں میں خوف کی لہر دوڑ گئی ہے کہ ان سے جینے کا حق بھی چھینا جا رہا ہے۔جس سے نہ صرف خوف بلکہ جذباتی اشتعال کا پیدا ہو جانا ہی قدرتی فعل ہے۔متذکرہ کمپنیوں نے منرل واٹر کو "پیو اور جیو" جینے اور زندگی کی علامت بنایا اور تجارتی فروخت کا ذریعہ بنایا۔کیا ایسا ہی ہے؟ یہ ایک سوالیہ نشان ہے؟ زمینی حقائق کچھ اور ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کا جواب ابھی موصول نہیں ہوا لہذا اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک التوائے کار next week تک pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/1181 قاضی احمد سعید، خواجہ محمد نظام المحمود اور محترمہ فائزہ احمد ملک کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار میاں طارق محمود صاحب کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/1191 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے۔

خوشاب روڈ سرگودھا کی متعدد مارکیٹوں اور کالونیوں میں ایل پی جی کی جاری ری فلنگ سے بڑا حادثہ پیش آنے کا خدشہ

چودھری عامر سلطان چیمہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہاں پاکستان" مورخہ 5- دسمبر 2014 کی خبر کے مطابق شہر میں غیر قانونی طور پر گیس کی ری فلنگ جاری ہے اور انتظامیہ نے آنکھیں بند کر لیں۔ بتایا گیا ہے کہ خوشاب روڈ رکشا مارکیٹ 10، 9 بلاک محمدی گیٹ 47 پل، ہری پورہ، فاطمہ جناح، عید گاہ روڈ، استقلال آباد کالونی، فیکٹری ایریا اور مختلف بلاکوں کے ساتھ ساتھ گردونواح کی کالونیوں میں غیر قانونی طور پر گیس کی ری فلنگ کی جارہی ہے جو کسی بھی وقت بڑے جانی نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔ گیس کی غیر قانونی ری فلنگ کا کاروبار زیادہ تر آبادیوں میں کیا جارہا ہے۔ سرگودھا شہر کی عوام نے نوٹس لینے اور غیر قانونی کاروبار بند کروانے کی اپیل کی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week کے لئے pending کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ لبنیٰ فیصل صاحبہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو pending

کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب امجد علی جاوید صاحب کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی جناب امجد علی جاوید صاحب کی ہے اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1209/14 محترمہ خدیجہ عمر، سردار وقاص حسن موکل اور جناب احمد شاہ کھگہ کی طرف سے ہے۔ محترمہ خدیجہ عمر!

لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کرایوں میں کمی کے اعلامیہ پر عملدرآمد کروانے میں ناکام

محترمہ خدیجہ عمر: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہاں پاکستان" مورخہ 9-دسمبر 2014 کی خبر کے مطابق پٹرولیم مصنوعات میں کمی کے باوجود لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی ٹیکسی، رکشا اور چنگ چی کے کرایوں میں کمی کروانے میں کامیاب نہیں ہو سکی جس کی وجہ سے ٹیکسی اور رکشا والے شہریوں سے منہ مانگے کرائے وصول کر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ پچھلے دو ماہ کے دوران پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں تقریباً 20 روپے تک کمی کی گئی ہے جس کے بعد انتظامیہ کی طرف سے پبلک ٹرانسپورٹ کے کرایوں میں کمی کر کے عوام کو کافی حد تک ریلیف دیا گیا۔ تاہم شہر میں چلنے والے رکشوں، ٹیکسی اور موٹر سائیکل رکشوں میں شہریوں کی بڑی تعداد سفر کرتی ہے ان کے کرایوں میں کسی بھی قسم کی کمی نہیں کروائی گئی۔ ان گاڑیوں کے مالکان منہ مانگے کرائے وصول کرنے میں مصروف ہیں۔ لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی جو شہر میں چلنے والی ٹرانسپورٹ کے کرایوں کو نافذ کرتی ہے اس بارے میں کوئی اقدامات اٹھائے گئے اور نہ ہی ابھی تک ایسے قوانین بنائے جا سکے ہیں جس سے ان کے کرائے طے کئے جا سکیں۔ اس بارے میں ترجمان لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کا کہنا ہے کہ موٹر سائیکل رکشے غیر قانونی ہیں ان کے کرائے کم نہیں کئے جا سکتے تاہم ٹیکسی اور رکشے پر منی بس اور ویگن کے قوانین نافذ ہونے چاہئیں جن کا کرایہ فی کلو میٹر 13 روپے ہیں تاہم اس حوالے سے جلد مشاورت کریں گے کہ کس طرح کرائے کم کئے جا سکیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! شکریہ۔ عوام الناس کو لاہور شہر اور گردونواح میں سستی معیاری، محفوظ اور آرام دہ پبلک ٹرانسپورٹ کی فراہمی، لاہور

ٹرانسپورٹ کمپنی کی اوّلین ترجیحات میں شامل ہے جس کے لئے عملی طور پر اقدامات کئے گئے ہیں۔ پبلک ٹرانسپورٹ میں مزید بہتری لانے کے لئے تمام تر وسائل بروئے کار لائے جارہے ہیں۔ مورخہ یکم دسمبر 2014 حکومت کی جانب سے ڈیزل اور پٹرول کی قیمتوں میں کمی کے اعلان کے ساتھ ہی ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ارسال کئے گئے مراسلہ مورخہ 14-12-01 کے مطابق لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی نے شہر بھر میں ڈیزل اور پٹرول پر چلنے والی پبلک ٹرانسپورٹ کے کرایوں میں کمی کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے جس کے مطابق پٹرول پر چلنے والی پبلک ٹرانسپورٹ کا سٹاپ سے سٹاپ کم سے کم کرایہ مبلغ 13 روپے اور زیادہ سے زیادہ مبلغ 33 روپے مقرر کیا گیا ہے اور اس طرح ڈیزل پر چلنے والی پبلک ٹرانسپورٹ کا کم سے کم کرایہ 13 روپے اور زیادہ سے زیادہ کرایہ مبلغ 37 روپے مقرر کیا ہے جس پر فی الفور عملدرآمد کے لئے ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ اور وہیکل ٹرانسپورٹ کمپنی کی enforcement ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں تاکہ زائد کرایہ لینے والی گاڑیوں اور مالکان کے خلاف حسب ضابطہ قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔ ان ہدایات کے مطابق سختی سے لاہور شہر میں چلنے والی ٹرانسپورٹ کو اس پر عملدرآمد کرنے کے لئے پابند کیا جارہا ہے اور جو کوئی بھی خلاف قانون کارروائی کرتا ہوا پایا گیا اس کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں اس پر کچھ کہنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی نہیں، اس پر بحث نہیں ہو سکتی۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ سردار صاحب! please آپ تشریف رکھیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/1210 محترمہ خدیجہ عمر اور سردار وقاص حسن موکل کی طرف سے ہے۔ سردار وقاص حسن موکل!

مین ہولز میں گر کر جاں بحق ہونے والے بچوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ

سردار وقاص حسن موکل: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" مورخہ 9-دسمبر 2014 کی خبر کے مطابق حکومتی نااہلی کے باعث صوبہ بھر میں کھلے مین ہولز میں گر کر معصوم بچوں کی ہلاکتوں کا سلسلہ جاری ہے۔ پنجاب میں رواں سال کے پہلے 11 ماہ میں 47 ماؤں کی گود اجڑ گئی۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کی کارروائی صرف نوٹس لینے تک

محدود رہی۔ تفصیلات کے مطابق گٹروں، نالوں اور کھلے مین ہولز میں گر کر جاں بحق ہونے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ رواں سال کے پہلے 11 ماہ اور 5 دنوں میں گٹروں اور کھلے مین ہولز میں 73 بچے گرے جن میں سے 47 بچوں کی لاشیں ریسکیو اہلکاروں نے نکالیں۔ وزیراعظم اور وزیراعلیٰ کے شہر میں سب سے زیادہ 8 بچے مین ہولز میں گر کر جاں بحق ہوئے۔ شاہدرہ کے واقعہ کے علاوہ پولیس نے کسی بھی ذمہ دار کو حراست میں نہیں لیا اور آج تک کسی بھی ذمہ دار کو سزا نہیں ملی۔ پنجاب میں اوسطاً ہر بارہویں دن ایک معصوم بچہ مین ہول میں گر کر جاں بحق ہوتا ہے۔ بے شمار واقعات ہونے کے باوجود پنجاب حکومت کی طرف سے کھلے مین ہولز کو ڈھانپنے کے لئے کوئی انتظامات نہیں کئے گئے۔ بہت سے علاقوں میں مین ہولز کے ڈھکن ہی غائب ہیں جو ٹریفک حادثات کا سبب بھی بنتے ہیں اگر ذمہ دار افراد کو غفلت برتنے پر سزا دی جائے تو ایسے واقعات کو روکا جا سکتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1211/14 محترمہ گلناز شہزادی صاحبہ کی ہے۔ جی، محترمہ!

پنجاب ایجوکیشن کمیشن کی جانب سے آٹھویں جماعت کے سالانہ امتحانات میں نصاب کے آٹھ مضامین کی بجائے پانچ مضامین شامل کرنے سے طالبعلموں اور والدین میں بے یقینی اور مایوسی کا پایا جانا

محترمہ گلناز شہزادی: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ آٹھویں جماعت کا نصاب آٹھ مضامین پر مشتمل ہے۔ جن کے امتحانات کے لئے پنجاب ایجوکیشن کمیشن کی طرف سے Academic Session 2014-15 کی ڈیٹ شیٹ ویب سائٹ پر موجود ہے جس کے مطابق صرف پانچ مضامین انگلش، اردو، میتھ، سائنس اور اسلامیات کے امتحانات لئے جائیں گے جبکہ تین مضامین عربی، سوشل سٹڈیز اور کمپیوٹر سائنس/آرٹ کو ڈیٹ شیٹ میں شامل نہیں کیا گیا۔

اس پالیسی کی وجہ سے پچھلے سال اور اس سال بھی تمام گورنمنٹ سکولز میں ان تینوں اہم مضامین پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ یہ تینوں مضامین انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔ میری گزارش ہے کہ پنجاب ایجوکیشن کمیشن ان مضامین کو بھی ڈیٹ شیٹ میں شامل کرے تاکہ اساتذہ انہیں پوری توجہ سے بچوں کو پڑھائیں۔ یہاں میں یہ بھی یاد دہانی کرواتی چلوں کہ Academic Session 2013-14 کے پنجاب ایجوکیشن کمیشن کے آٹھویں جماعت کے امتحانات میں بھی صرف پانچ مضامین کو شامل کیا گیا تھا اور باقی یہ تینوں مضامین کے امتحانات District Level پر لئے گئے تھے جس میں کئی جگہوں پر mismanagement ہوئی اور ہر سنٹر نے اپنا علیحدہ پیپر بنایا جس کے نتیجے میں Scholarship criteria چیلنج ہوا تھا اور ابھی تک بچوں کو result card issue نہیں کئے گئے۔ ان تمام مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے پنجاب ایجوکیشن کمیشن جیسے پہلے آٹھوں مضامین کے امتحانات لیا کرتا تھا اب بھی اُسی پالیسی کو follow کرے اور بچوں اور اُن کے والدین میں جو بے یقینی اور مایوسی اس سسٹم کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے وہ دُور ہو سکے اور ہماری نئی generation اپنی بھرپور صلاحیت کے ساتھ کامیاب مستقبل کی طرف گامزن ہو سکے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ تحاریک التوائے کار ختم ہو گئی ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ پوری دنیا میں پٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں کم ہوئی ہیں اور جس کے نتیجہ میں ملک کے اندر بھی پٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں کم کی گئی ہیں۔ یہ بات بڑی خوش آئند تھی اور اب مزید بھی کم ہو رہی ہیں لیکن دوسری طرف آپ دیکھیں کہ پی آئی اے نے بڑا ظلم اور زیادتی کی ہے کہ انہوں نے عمرہ کے کرایہ میں اضافہ کر دیا ہے جس کی کوئی justification نہیں بنتی، میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ یہ ایک فیڈرل سبجیکٹ ہے لیکن ظاہر ہے کہ پنجاب سے بھی بڑی تعداد میں لوگ عمرہ کرنے کے لئے جاتے ہیں اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کو اس کا نوٹس لینا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس پر آپ کوئی قرارداد لے کر آئیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: شکریہ۔ جی، میں لے آتا ہوں۔ دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دیکھیں ملک میں اس وقت پھر مظاہرے شروع ہو گئے ہیں، میں منصورہ لاہور میں رہتا ہوں، ادھر جب کوئی صبح چائے بنانے کے لئے چولہے کو on کرتا ہے تو اس چولہے کے اندر گیس نہیں ملتی اور اب یہ مسئلہ پھیلتا ہی چلا جا رہا ہے۔ آج بھی پوری فیروزپور روڈ بند تھی اور خواتین نے اس کو بند کیا ہوا تھا کیونکہ ان کے گھروں میں گیس نہیں ہے۔ اس نظام کو میں سمجھتا ہوں کہ درست کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل ٹھیک بات ہے۔ آج لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہونا تھی لیکن وزیر صاحب کی طرف سے یہ request آئی ہے کہ وہ کہیں ضروری میٹنگ میں مصروف ہیں لہذا ہم اس کو دوبارہ اسی اجلاس میں ہی reschedule کریں گے اور جس دن یہ بحث ہو گی آپ کو بتا دیا جائے گا۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا لہذا اب اجلاس بروز منگل مورخہ 23۔ دسمبر 2014 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔